بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

Regd S. No 1411

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

فی پرچہ ۱؍

المصلح

اتوار

۲۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی۔اے

جلد ۷ | ۷ امان ۱۳۳۳ھش ۔ ۷ مارچ سنہ ۱۹۵۴ء | نمبر ۵۴

مرکز سلسلہ کی زیارت کے لئے پاکستان میں پہلی انڈونیشی خاتون کی تشریف آوری

آپ کے ہمراہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ انڈونیشیا کے جنرل سکریٹری برادرم احمد انور صاحب بھی آئے ہیں

مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا معہ اہلیہ صاحبہ اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ انڈونیشیا کے سیکرٹری مکرم رادن احمد انور صاحب مورخہ ۷ مارچ ۱۹۵۴ء بروز اتوار شام کو پانچ بجکر ۲۰ منٹ پر چناب ایکسپریس سے عازم ربوہ ہوں گے۔ مقامی احباب سٹی سٹیشن پہنچکر دعا میں شریک ہوں۔

مکرم سید شاہ محمد صاحب کی اہلیہ اور مکرم احمد انور صاحب گزشتہ پیر کے روز ہوائی جہاز کے ذریعہ جاکرتہ سے کراچی پہنچے تھے۔ احمد انور صاحب بفضلہ تعالیٰ واقف زندگی ہیں۔ آپ ربوہ میں طویل عرصہ مقیم رہ کر دینی تعلیم حاصل کریں گے۔ مکرم سید شاہ محمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ پہلی انڈونیشی خاتون ہیں۔ جو مرکز سلسلہ کی زیارت کی غرض سے پاکستان تشریف لائی ہیں۔

پاکستان عالم اسلام کی اجتماعی خدمت کے لئے اپنے آپ کو مضبوط بنانا چاہتا ہے

بھارت امریکی فوجی امداد کی آڑ میں اسلامی ممالک میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ (خان عبد القیوم خان)

قاہرہ ۶ مارچ۔ مصر کے اخبار "الجدید" میں پاکستان کے وزیر صنعت خان عبد القیوم خان کا ایک انٹرویو شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے امریکی فوجی امداد کے متعلق بھارت کے اعتراضات کا جواب دیا۔ وزیر صنعت نے کہا۔ عالم اسلام کی اجتماعی خدمت کے لئے پاکستان اپنے آپ کو مضبوط بنانا چاہتا ہے۔ اسی جذبہ کے تحت اس نے یہ فوجی امداد حاصل کی ہے۔ آپ نے فرمایا ہندوستان اسلامی ممالک میں پھوٹ ڈالکر ایشیا کی قیادت کرنے کے خواب دیکھ رہا ہے۔ لیکن یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے گا۔ آپ نے کہا بھارت ہرگز دیانتداری سے امریکی فوجی امداد پر اعتراض نہیں کر سکتا کیونکہ وہ خود اقتصادی امداد کی خاطر بڑی بھاری رقوم امریکہ سے حاصل کرتا رہا ہے۔ فوجی امداد اور اقتصادی امداد میں کوئی خاص فرق نہیں ہے کیونکہ اقتصادی مد سے جو رقم بچتی ہے وہ اسے فوجی قوت میں اضافہ کرنے پر خرچ کرتا ہے۔

امریکی مبصروں کو محض بین الاقوامی معاہدوں کی عملدرآمد سے بچنے کے لئے بدنام کیا جا رہا ہے

پاکستان مبصروں کو واپس بلانے کی کسی تحریک کو برداشت نہیں کریگا۔ چوہدری محمد ظفراللہ خان کا اعلان

کراچی ۶ مارچ۔ وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چوہدری محمد ظفراللہ خان نے کل یہاں صاف اور واضح الفاظ میں اعلان فرمایا کہ پاکستان کسی ایسی تحریک کو ہرگز برداشت نہیں کرے گا۔ جس کا مقصد کشمیر سے اقوام متحدہ کے امریکی مبصروں کو واپس بلانا ہو۔ آپ نے فرمایا۔ ان سب مبصروں نے آج کے دم تک اپنے فرائض کو کامل غیر جانبداری کے ساتھ انجام دیا ہے اور اپنے افعال و کردار سے قدم قدم پر اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ جہاں تک احساس فرض کا تعلق ہے۔ وہ نہایت اعلیٰ معیار پر قائم ہیں۔

بیان جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا پاکستان کے نزدیک بھارتی وزیر اعظم کے اعتراضات اور الزامات بالکل بے بنیاد ہیں۔ اور ان کا مقصد اقوام متحدہ کے نڈر اور بے خوف کارکنوں کی وفاداری اور غیر جانبداری پر حرف گیری کے سوا کچھ نہیں ہے۔ آپ نے اس خیال کا اظہار کیا کہ ایسے مسائل اسلئے کھڑے کئے جا رہے ہیں۔ تاکہ مسئلہ کشمیر سے متعلق بین الاقوامی سمجھوتوں اور بھارتی پارلیمنٹ میں خود اپنی زبان سے کئے ہوئے وعدوں پر عملدرآمد سے بچنے کے لئے کوئی بہانہ ہاتھ آ سکے۔

فوجی امداد کا مقصد

پنڈت نہرو کے اس بیان کا حوالہ دیتے ہوئے کہ "کوئی ملک فوجی امداد یا جنگ کرنے کے لئے حاصل کرتا ہے۔ یا جنگ کی تیاری کے لئے" آپ نے فرمایا۔ کسی ملک کے فوجی انتظامات اور دفاع کے متعلق یہ نظریہ سرتاسر غلط ہے۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے۔ فوجی امداد کی ضرورت اس لئے محسوس کی جا رہی ہے۔ تاکہ دفاعی افواج کو اس مقصد کے حصول کی خاطر زیادہ مستعد اور مضبوط بنایا جا سکے۔ کہ جس کے پیش نظر افواج تیار کی جاتی ہیں۔ یعنی مملکت کا دفاع اور اس کا تحفظ۔ اگر پنڈت نہرو کی دلیل درست ہے۔ تب تو محض کسی دفاعی فوج کا موجود ہونا ہی ایک ایسی فوج پر دلالت کرتا ہے۔ جس کا مقصد جنگ کرنا یا جنگ کی تیاری کرنا ہو۔ اگر یہ اصول تسلیم کر لیا جائے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہندوستان کے پاس ایک فوج کا موجود ہونا پنڈت نہرو کے استدلال کے مطابق اس بات پر گواہ ہے۔ کہ اس فوج کا مقصد جنگ کرنا یا کم از کم جنگ کی تیاری کرنا ہے۔

وزیر خارجہ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ کہ بھارت ایک وسیع اور صنعتی اعتبار سے بہت ترقی یافتہ ملک ہے۔ اور اس قابل ہے کہ اپنے وسائل کی مدد سے اپنی افواج کو ایشیا کی ہر قوم کے مقابلے میں مضبوطی اور مستعدی کے زیادہ اور اعلیٰ معیار پر قائم رکھ سکے۔ آپ نے دریافت کیا۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ ایسی مضبوط افواج رکھنے سے ہندوستان کا مقصد جنگ کرنا ہے۔ یا جنگ کے لئے تیاری کرنا؟ اگر نہیں تو پھر یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی اور ملک ایسا سامان باہر سے فراہم کرکے جو وہ خود حاصل نہیں کر سکتا۔ اپنی مسلح افواج کو زیادہ مضبوط اور موثر حالت میں رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو اس کی یہ مساعی ضرور ہی جنگ کرنے یا جنگ کی تیاری کرنے کے لئے ہیں۔

چین اور روس کے ساتھ تعلقات

اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندے پروفیسر اے۔ ایس بخاری کے حالیہ بیان سے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر خارجہ نے فرمایا۔ مجھے بھارت یا چین کی جانب سے کسی حملے کا خطرہ نہیں ہے۔ چین کے ساتھ ہمارے تعلقات گہرے دوستانہ ہیں۔ مزید سوال پر آپ نے کہا۔ اور اسی طرح روس کے ساتھ بھی۔

بھارت میں سکہ کا عشری نظام

نئی دہلی ۵ مارچ۔ حکومت بھارت نے سکہ کے عشری نظام کو منظور کر لیا ہے۔ اس امر کا اعلان کل کونسل آف سٹیٹ میں مالیات کے نائب وزیر مسٹر اے سی گوہا نے کیا۔

تونس کے عربوں کا احتجاج

آج بھی دکانیں بند ہیں

تونس ۵ مارچ۔ تونس کے عرب علاقوں میں آج بھی تمام دکانیں بند رہیں۔ تونس کے بے نے کل جن اصلاحات کے نفاذ کا حکم دیا تھا۔ یہ اقدام اس کے خلاف احتجاج کے طور پر ہے۔

ڈاکٹر مالک کا عزم جنیوا

کراچی ۶ مارچ۔ پاکستان کے وزیر عمال ڈاکٹر اے ایم مالک کل صبح بذریعہ طیارہ ڈھاکہ سے یہاں پہنچے آپ بین الاقوامی مزدور کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے جنیوا روانہ ہو جائیں گے۔ آپ مشرقی پاکستان میں مسلم لیگ کی انتخابی مہم میں حصہ لے رہے تھے۔

شاہ سعود واپس ریاض آگئے

مکہ معظمہ ۵ مارچ۔ شاہ سعود مشرقی اور شمالی صوبوں اور شمالی سرحدی علاقہ کے اس مقام جہاں پر انہوں نے جنوری میں اردن کے شاہ حسین سے ملاقات کی تھی دورہ کرکے ریاض واپس آگئے۔ ان کے ہمراہ شہزادے کابینہ کے ممبر اور مشیر بھی تھے۔ ریاض پہنچنے پر انہیں ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔ اور فوج اور پولیس نے گارڈ آف آنر دیا۔

پنڈت نہرو اور راجہ غضنفر علی خاں کی ملاقات

نئی دہلی۔ بھارت میں پاکستان کے ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی خاں نے آج پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کی۔ ذمہ دار حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ اس ملاقات کے دوران جو ایک گھنٹے تک جاری رہی۔ پاکستان اور بھارت کے تمام تنازعات اور باہمی مفادات کے تمام مسائل پر انتہائی دوستانہ ماحول میں گفت و شنید ہوئی۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے علمی پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۷ امان ۱۳۳۴ھ ش

امن کی فضا

ہم اس بات کو کئی دفعہ ان کالموں میں بیان کر چکے ہیں کہ اسلام اپنی تبلیغ کے لئے پُر امن فضا چاہتا ہے۔ اور صدر اول میں جو لڑائیاں مسلمانوں کو لڑنی پڑیں وہ بامر مجبوری تھیں۔ اگر مخالفین تلوار سے اللہ تعالےٰ کے پیغام کو دبانے کی کوشش نہ کرتے۔ تو اسلام کو کبھی تلوار اٹھانے کی ضرورت نہ پڑتی۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ کہ مسلمانوں کو تلوار اٹھانے کی اللہ تعالےٰ نے کب اور کیوں اجازت دی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ مخالفین کی طرف سے لڑائی بند کرنے کے ذرا سے اشارہ پر قرآن کریم کا حکم ہے۔ کہ مسلمان بھی فوراً لڑائی بند کر دیں اور جہاں تک ہو سکے صلح جوئی سے کام لیں۔ اور امن کی فضا قائم کریں۔ بلکہ یہاں تک حکم ہے کہ جس قدر نقصان مخالفین پہنچائیں اسی قدر اس کا جواب دیا جائے۔ اور ذرا سی بھی زیادتی نہ کی جائے۔

قرآن کریم کے اس صلح کل اصول کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کس قدر اپنے اسوۂ حسنہ سے اجاگر کیا۔ صلح حدیبیہ ہی کے ایک واقعہ سے اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ بظاہر ایسی شرائط پر صلح کر لی گئی تھی۔ جو صاف شکست کے مترادف تھیں۔ اور صرف مخالفین نے ہی نہیں بلکہ حضرت عمرؓ جیسے متقد صحابی نے بھی اس کو پہلے اسلام کی شکست ہی سمجھا تھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ بمشکل آپ کو ٹھنڈا کر سکے۔ ابو جندل بن سہیل کو جو مسلمان ہو چکے تھے۔ اور مخالفین نے انہیں زنجیروں میں جکڑ رکھا تھا۔ ان شرائط کے مطابق مخالفین کے پاس واپس بھیجنا کوئی ایسا واقعہ نہیں تھا۔ کہ صحابہ کرام کی آنکھوں سے آنسو جاری نہ ہو جاتے۔ وہ ان جذبات سے اتنے متاثر تھے کہ باوجودیکہ وہ اپنے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک اشارہ پر پہاڑوں سے ٹکرا جانا ایک کھیل سمجھتے تھے۔ مگر اس موقعہ پر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا حکم دیا۔ تو انہوں نے جنبش تک نہ کی۔ تا آنکہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی مثال سے اپنے عزم بالجزم کو ان پر واضح نہ کر دیا۔

صلح حدیبیہ جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اور جو بظاہر شکست فاش کا رنگ رکھتی تھی ایک نہائت عظیم الشان فتح اسلام تھی۔ جیسا کہ بعد کے واقعات نے واضح کر دیا۔ چنانچہ ایک طوفانی عہد کے بعد مسلمانوں کو سکون حاصل ہوا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کے حکمرانوں کی طرف تبلیغی خطوط لکھے۔ جن سے بعد میں نہائت مفید نتائج مرتب ہوئے اور اسلام مدینہ منورہ سے نکل کر نہ صرف تمام ملک عرب میں پھیلا۔ بلکہ عرب سے نکلکر تمام معلومہ دنیا پر ابر رحمت بن کر چھا گیا۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی ترقی کا دور صلح حدیبیہ کے عین بعد سے ہی شروع ہوتا ہے۔

اسلام ایک علمی دین ہے۔ اور جس قدر وہ صحیح جذبات کو متاثر کرتا ہے۔ اسی قدر عقل کو بھی اپیل کرتا ہے۔ جنگ کے زمانہ میں جذبات غیر معمولی طور پر بھڑکے ہوئے ہوتے ہیں۔ ضد اور تعصب اپنے عروج پر ہوتے ہیں۔ اس لئے کوئی معقول سے معقول بات بھی جو غیرت کو مجروح کرنے والی نظر آتی ہو بے اثر ہو جاتی ہے۔

یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جب عوام کے جذبات کو بھڑکا دیا جاتا ہے۔ تو ان کا دل تو شیر ہوتا ہے مگر دماغ بھینس کا بن جاتا ہے۔ جوش جنوں میں سیدھی بات بھی الٹی معلوم ہوتی ہے۔ کوئی منطق انہیں قائل نہیں کر سکتی۔ ایک ہٹ ہوتی ہے۔ جو ان کے دل و دماغ کو ماؤف کر کے رکھ دیتی ہے سمجھ ہی کند نہیں ہو جاتی۔ بلکہ نیک جذبات بھی سرے سے مفقود ہو جاتے ہیں

ایسے ماحول میں جب سوائے عناد اور دشمنی کے کچھ نہ سوجھتا ہو اسلام کی معقول اور علمی شان کس طرح واضح ہو سکتی تھی۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جتنی زیادہ بات معقول ہوتی تھی اتنی ہی زیادہ چڑ ہوتی تھی۔ جنگ کا زمانہ سخت بے اعتمادی کا زمانہ تھا۔ اسلام کی نرمی اور رواداری اس کا عدل و انصاف اور ہمدردانہ سلوک بجائے اس کے کہ دشمنانِ اسلام کو رام کرتا۔ اور بھی انہیں بدظن کرنے کا باعث ہوا۔ قریش نے تمام عرب میں پروپیگنڈا سے مسلمانوں کے خلاف ایک آگ بھڑکا دی تھی۔ تبلیغ کی تمام سعی و کوشش رائیگاں جا رہی تھی۔ تمام راہیں مسدود کر دی گئی تھیں۔ مگر جب صلح حدیبیہ کے بعد ملک عرب میں امن کی فضا قائم ہوئی تو تمام آندھیاں بیٹھ گئیں۔ طبیعتوں میں قدرے سکون پیدا ہوا۔ اور عقل ضد اور تعصب کے بندھنوں سے آزاد ہو گئی۔ قرآن کریم کے نرم و نازک نغمات تسکین کی پھوار بن کر دلوں پر نازل ہونے لگے۔ آیات مبین عقلوں کے آئینوں میں منعکس ہونے لگیں۔

آخر نتیجہ یہ ہوا کہ جب دو سال بعد اہالیٔ مکہ کی عہد شکنیوں کی وجہ سے دس ہزار مقدسوں کا قافلہ مکہ معظمہ میں داخل ہوا۔ تو خود اہالیٔ مکہ ایسا دل چھوڑ چکے تھے۔ کہ انہیں کسی حلیف کو مدد کے لئے بلانے کی بھی جرأت اور سدھ بدھ نہ رہی۔ یہ دس ہزار مقدس دراصل صلح حدیبیہ کا ہی حاصل تھے۔ جنہوں نے خالی الذہن ہو کر اسلام کا پیغام سنا سمجھا اور ایمان لائے۔

صلح حدیبیہ دراصل امن کی فتح کا مینارہ ہے۔ جو اپنی روشنی سے قیامت تک تبلیغ اسلام کے راستوں کو منور کرتا رہے گا۔ یہ تمام دنیا کے لئے امن و سلامتی کا ایک ایسا پیغام ہے۔ جس کی نظیر تاریخ عالم کے صفحات پر ڈھونڈنا عبث ہے کاش ہم اس عظیم الشان رحمتوں کے دن کی برکات کا کچھ اندازہ کر سکیں۔

یہ دن ایسا ہے جو تمام امن پسندوں کو ہر سال منانا چاہیئے۔ اس دن سے اسلام کا پیغام امن کا وہ ٹھوس اصول واضح ہوتا ہے۔ جس کی بنا کمزوری پر نہیں بلکہ حقیقی قوت پر ہے۔ یہ ایک ایسی فتح کا دن ہے جس پر ہزاروں قیصروں اور لاکھوں اسکندروں کی فتحیں رشک کھاتی ہیں۔

ہاں۔ یہ ایسا دن ہے جسے تمام دنیا کو ہر سال منانا چاہیئے مگر افسوس صد افسوس کہ خود مسلمانوں نے اس دن کی برکات کو فراموش کر دیا۔ وہ دن جس کو اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فتح مبین کا دن فرمایا تھا۔ جس سے تبلیغ اسلام کے راستے وا ہوئے۔ اس دن کو مسلمانوں نے بالکل فراموش کر دیا۔ اور قاعدہ کو استثنیٰ اور استثنیٰ کو قاعدہ بنا بیٹھے۔

اسلام ایک علمی دین ہے وہ صحیح جذبات کو جس طرح متاثر کرتا ہے اسی طرح عقل کو بھی اپیل کرتا ہے اس لئے وہ اپنے پھیلنے کے لئے امن کی فضا چاہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اس کے اور انسانوں کے دل و دماغ کے درمیان کوئی ایک رکاوٹ حائل نہ رہے۔ وہ ہر رکاوٹ کو بھسم کر سکتا ہے۔ خواہ تلوار ہو یا ضد ہو ہٹ۔ عقلی گنجلک ہوں یا جذباتی گرداب۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اسلام کی تبلیغ کے راستے دنیا میں پہلے سے بہت وسیع کر دیئے ہیں۔ تمام دنیا اسلام کے اصول لا اکراہ فی الدین کے بہت قریب آ رہی ہے اور بہت سے ایسے ممالک ہیں جہاں ہم اسلام کی تبلیغ بلا روک ٹوک کر سکتے ہیں۔ اور جو سبق پہلے مسلمانوں نے یورپ کو دیا تھا اس میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ اور اسلام کا صحیح چہرہ ان کو دکھا سکتے ہیں چنانچہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصانیف میں جا بجا اس حقیقت کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے۔ کسی آئندہ اشاعت میں ہم انشاء اللہ اس کو بیان کریں گے۔

اشاعتِ اسلام کا مرکز —— ربوہ

ہے ارضِ پاک ربوہ مسجودِ قدسیاں اب
ظاہر ہوئے یہاں پر اسلام کے نشاں اب

دیکھا یہاں پہ ہم نے "جنگل میں ایک منگل"
ویران تھی جو وادی ہے رشکِ گلستاں اب

اپنے چمن سے اُڑ کر آئے "طیورِ احمد"
بیٹھے یہاں بنا کر پھر اور آشیاں اب

ہے نُورِ حق کا مہبط ۔ تبلیغِ دیں کا مرکز
یہ سرزمیں فرشتے جس کے ہیں پاسباں اب

روحانیت کے پیاسے پیتے ہیں جامِ شیریں
بٹتی ہے معرفت کی مے ہر گھڑی یہاں اب

ربوہ سے ہو رہی ہے اب اس کی آبیاری
اسلام کے چمن کی جاتی رہی خزاں اب

خدامِ احمدیت قرآن لے کے نکلے
اسلام سے مشرف ہو جائیگا جہاں اب

باطل کی جاہ و حشمت سب خاک میں ملے گی
تائید میں ہماری ہے دَورِ آسماں اب

پھر ظلمت و ضلالت عالم سے دُور ہو گی
دینِ خدا کی ہر سُو ہیں ضوفشانیاں اب

کیونکر قدم نہ چُومے فتح و ظفر ہمارے
محمود فضلِ حق سے ہے میرِ کارواں اب

لہرائیگا جہاں میں اسلام کا پھریرا
سب کفر و شرک و بدعت ہو جائینگے نہاں اب

قائم زمیں پہ ہوگی اسلام کی حکومت
توحیدِ پاک غالب آ جائیگی بے گماں اب

اسلام کی اشاعت ربوہ سے ہے مقدّر
ہیں دین کے مجاہد محمود کے جواں اب

نازل ہو شاد ہر دم رحمت خدا کی اس پر
فضلِ عمر کا مسکن ہے ظلِّ قادیاں اب

ہم ایک ایسے اہم اور انقلابی دور میں گزر رہے ہیں جس میں مادی علوم کی حدود وسیع ہوتی جا رہی ہیں لیکن انکے غلط استعمال کی وجہ سے بے اطمینانی بڑھتی چلی جا رہی ہے

اسلام ہی اس دور میں صحیح راہ نمائی کر سکتا ہے جو علوم کی ترقی کو ہر پہلو سے بنی نوع انسان کے لئے مفید اور بابرکت بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے

ایک اسلامی روح رکھنے والے طالب علم کا حقیقی اور آخری مقصد اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اسکے قرب کا حصول ہونا چاہیئے۔

تعلیم الاسلام کالج میں عزت مآب چودھری محمد ظفر اللہ خان کا خطبہ جلسہ اسناد

(فرمودہ ۲۷ فروری ۵۸ء)

شکریہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضرات! میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ کہ انہوں نے مجھے اس جلسے میں شریک ہونے کا فخر بخشا۔ اور قوم کے ان ہونہار نوجوانوں کو خطاب کرنے کا موقع عطا فرمایا۔ جو اپنی زندگی کے تعلیمی منصوبوں کی ایک معین منزل پر پہنچ چکے ہیں۔ اور اب زندگی کی علمی سرگرمیوں کے میدان میں قدم رکھنے والے ہیں۔ میں ان نوجوانوں کی خدمت میں اپنی طرف سے ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے اپنی زندگی کے دور اول کو کامیابی اور خوش اسلوبی کے ساتھ انجام کو پہنچا دیا۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ جو مراحل اب انہیں درپیش ہیں۔ انہیں فلاح اور کامرانی کے ساتھ طے کرنے میں نورِ ایمان ان کی مشعلِ راہ اور توفیق الٰہی ان کا سہارا ہو۔ اور وہ ہر قدم پر اپنے آقا اور مولا کی رضا کو ہر دوسری شے پر مقدم رکھیں۔ آمین۔

ایک اہم اور انقلابی دور

آج جب اس صدی کے دوسرے نصف کا چوتھا سال گذر رہا ہے۔ یہ حقیقت بالکل آشکار ہو چکی ہے۔ کہ یہ صدی تاریخ انسانی میں ایک نئے اہم اور انقلابی دور کی علمبردار تسلیم کی جائے گی۔ اس صدی کے دوران میں انسانی زندگی کے ہر شعبے پر ایک انقلاب وارد ہو چکا ہے۔ جس نے انسانی طبائع میں ایک ہیجان پیدا کر دیا ہے۔ اور ہر طرف بے اطمینانی کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔ پرانے معیار ناکافی اور غیر تسلی بخش قرار دیئے جا رہے ہیں۔ اور نئے معیار ان کی جگہ پیش نہیں کئے جا سکے۔ جو عالمگیر مقبولیت حاصل کر چکے ہوں۔ یا جن کی کامیابی عملی دائرے میں اتنی واضح اور روشن ہو چکی ہو۔ کہ انہیں قبول کئے بغیر حیات انسانی کی تکمیل اور انسانی زندگی کے مقصد کا حصول ناممکن نظر آئے۔

دعووں نظریوں اور منصوبوں کی قلت نہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ ان میں سے اکثر "دعویٰ" "یا نظریہ" "یا منصوبہ" کی حد سے آگے نہیں بڑھنے پائے۔ اور زیادہ سے زیادہ علمی یا فلسفیانہ مجالس کے لئے زیب داستان بن کر رہ گئے ہیں۔ اور ان سے کوئی علمی نتیجہ یا فائدہ مرتب نہیں ہوا۔ ادھر انسانی فکر کی کاوش اور انسانی ذہن کا انہماک قوانین قدرت کے متعلق انسانی علم کی حدود کو ہر لحظہ وسیع کرتے جا رہے ہیں۔ اور قدرت کی طاقتوں اور خزانوں پر انسان کا تصرف ہر روز بڑھتا جا رہا ہے۔ اس وسعت کے ساتھ اگر حیات انسانی کا مقصد بھی واضح اور مسلم ہو۔ اور اس مقصد کے حصول کے قواعد یا بالفاظ دیگر انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں کے صحیح معیار قائم ہو جائیں۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ایک طرف یہ علوم اور یہ تصرفات اور بھی تیزی سے بڑھنے شروع ہو جائیں گے۔ اور دوسری طرف ان کا استعمال بنی نوع انسان کے لئے مکمل خوشحالی۔ ترقی، برکت اور حقیقی راحت کا موجب بن جائیگا۔ لیکن موجودہ صورت حال کی مثال تو ایسی ہے۔ جیسے ایک پیچیدہ کل پرزوں والے نہایت طاقتور اور تیز رفتار انجن کو حرکت میں لا کر ایک بچے کی تحویل ہی میں دے دیا جائے۔

موجودہ دور کے خطرات

فکر کرنے والے دماغ اور طبائع موجودہ صورت حال کے خطرات سے آگاہ تو ہوتے جا رہے ہیں۔ لیکن ان خطرات کا سدباب کرنے اور ان نئے نئے علوم اور سامانوں کو بنی نوع انسان کی حقیقی اور نفع مند خدمت میں لگا دینے کا کوئی حل ابھی قطعی طور پر تجویز نہیں کر سکے۔

جو دماغ اس طرف توجہ دے رہے ہیں۔ ان کے مختلف نظریات ہیں۔ ان میں سے ایک گروہ تو اس یقین پر قائم ہے۔ کہ جب یہ علوم اور طاقتیں خود انسانی دماغ کی کاوش اور انسانی جدوجہد کا نتیجہ ہیں۔ تو ان کا صحیح مصرف صحیح دائرۂ عمل اور صحیح استعمال تجویز کرنا اور ان سب کے متعلق اصول۔ قوانین اور قواعد کا دریافت کرنا یا وضع کرنا بھی خالصتہً انسانی دماغ کا کام ہے۔ اور جس قدر یہ علوم اور تصرفات ترقی کرتے چلے جائیں گے اسی قدر ان قوانین اور قواعد کے وضع کرنے کے متعلق بھی انسانی دماغ اپنا فرض ادا کرتا چلا جائیگا۔ اس گروہ کے نزدیک یہ تمام کارخانۂ قدرت یا تو خود بخود وجود میں آیا۔ اور خود بخود چل رہا ہے۔ اور یا اگر اس کا کوئی معمار یا صانع ہے۔ تو اس نے اس کارخانے کو تعمیر کر دیا۔ اس کے عمل کے لئے قوانین بنا دیئے۔ اور پھر اس سے الگ ہو کر بیٹھ گیا۔ اب یہ صرف انسان کا فرض ہے۔ کہ اس کارخانے کو چلائے اور اس سے فائدہ اٹھائے۔ اس کے معمار اور صانع کا اس میں کوئی مزید دخل نہیں۔ ایک فریق ایسا ہے جو یہ تسلیم کرتا ہے۔ کہ اس کارخانۂ قدرت کا ایک صانع موجود ہے۔ وہ اس کارخانے کی نگرانی بھی کرتا ہے۔ اور اگر چاہے۔ تو اس میں دخل بھی دے سکتا ہے۔ اور بعض یہ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ وہ دخل دیتا بھی ہے۔ لیکن یہ فریق اس امر کو نہیں مانتا۔ کہ انسان اور صانع قدرت کے درمیان براہِ راست کوئی رشتہ یا تعلق ممکن ہے۔ یا قائم کیا جا سکتا ہے۔ اور دراصل اسی ضمن میں وہ لوگ بھی آجاتے ہیں۔ جو لفظاً تو یہ تسلیم کر لیتے ہیں۔ کہ ایسا تعلق ممکن ہے۔ اور قائم ہو سکتا ہے۔ لیکن عملاً اس کے امکان یا قیام کے منکر ہیں۔ یا صرف اس قدر تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ایک زمانے تک ایسا تعلق قائم ہو سکتا تھا لیکن اب اس کا امکان نہیں۔ یا اس کی ضرورت نہیں۔

اسلام کی تعلیم

اسلام کی تعلیم اس بارے میں ان سب سے مختلف ہے۔ اسلام ہمیں سکھاتا ہے۔ کہ قدرت کے تمام نظام کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ اور وہ متواتر اسکی تدبیر کرتا اور اسے اندازے پر چلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہر شے کا معیار مقرر فرماتا ہے۔ وہی اس تمام نظام کو ایک خاص مقصد کے لئے نیست سے ہست میں لایا۔ اس کارخانے کی تمام کلیں اور پرزے اپنے اپنے حلقے میں اور اپنی اپنی حدود کے اندر اللہ تعالیٰ کے وضع کردہ اور مقرر فرمودہ اصول و قوانین اور قواعد و ضوابط کے مطابق جو اللہ تعالیٰ کی سنت کہلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کے ظہور اور اس کے منشاء کی تکمیل میں مصروف ہیں۔

کائنات کا مرکزی نقطہ

اس تمام کائنات کا مرکزی نقطہ انسان ہے۔ جو اشرف المخلوقات ہے۔ سورج۔ چاند۔ ستارے زمین آسمان غرض تمام جہان اور جو کچھ ان کے اندر ہے۔ اور جس پر یہ حاوی ہیں۔ سب کچھ انسان کے فائدے اور اس کی پیدائش کے منشاء کی تکمیل کے لئے معرضِ وجود میں لایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ انسان پر اپنے کلام اور اپنے نشانات کے ذریعہ سے اپنے منشاء کا ظہور فرماتا ہے۔ اور براہِ راست انسان کے ساتھ تعلق قائم کرتا ہے۔ اس ذریعے سے انسان کا ایمان پختہ ہوتا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کو حق الیقین سے معلوم کر کے اس منشاء کے حصول کے ذرائع پر مطلع ہو کر اور ان پر کاربند ہو کر اپنی زندگی کے مقصد کو مکمل طور پر حاصل کر سکتا ہے۔ اس ہدایت کی روشنی میں جو اللہ تعالیٰ کے صحیفے اور اس کے نشانات کے ذریعے سے متواتر اسے حاصل ہوتی رہتی ہے۔ وہ ہر مرحلے پر اپنی زندگی کو استوار کر سکتا ہے۔

گویا جہاں اللہ تعالیٰ نے ایک طرف صحیفۂ قدرت کو ہمارے سامنے کھول دیا ہے وہاں دوسری طرف اس نے ہمیں اپنے کلام اور نشانات کے ذریعے سے عام فطرت کے ان بنیادی قوانین پر جو ہماری تربیت اور فلاح کے لئے ضروری تھے۔ مطلع فرما دیا ہے۔ یا ان کی طرف رہنمائی فرما دی ہے۔ اور اس انتظام کو مکمل کر کے ہماری ذہنی۔ علمی اور عملی ترقی کے میدان کو انتہائی طور پر وسیع کر دیا ہے۔ یہ دونوں جہان یعنی کارخانۂ قدرت اور اللہ تعالیٰ کا کلام جو اس نے بنی نوع انسان کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے اپنے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم الانبیاء وسید ولد آدم کے ذریعہ سے ہمیں عطا فرمایا ہے۔ زندہ جہان ہیں۔ یعنی جہاں انسان یہ صلاحیت رکھتا ہے۔ کہ قوانین قدرت کے مطالعے کے باعث قدرت کی طاقتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی زندگی کے ہر شعبے کو وسیع سے وسیع تر بناتا چلا جائے۔ وہاں قرآن کریم کا مطالعہ اور اس کے مطالب پر غور کر کے اور اس کی تعلیم کے سانچے میں اپنی زندگی کو ڈھال کر وہ اپنی زندگی کو مادی۔ اخلاقی روحانی غرض ہر پہلو سے اپنے لئے اور اپنی نوع کے لئے مفید۔ خوشحال اور بابرکت بنا سکتا ہے۔ جیسے جیسے انسانی زندگی کا نقشہ بدلتا جاتا ہے۔ قرآن کریم سے ہر مرحلے کے لئے مناسب ہدایت مہیا ہوتی چلی جاتی ہے۔ اگر انسانی دماغ کسی زمانے میں غور و فکر سے مناسب اور ضروری ہدایت قرآن کریم سے اخذ نہ کر سکے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنی صفات ربوبیت و رحمانیت کے تقاضے سے اپنے کسی بندے کے قلب کو جو نور محمدی سے منور ہو۔ قرآن کریم کی ہدایت کے لئے کھول دیتا ہے۔ اور اسے انوارِ محمدی کا مہبط بنا دیتا ہے۔ یہ خصوصیت صرف اسلام کو حاصل ہے۔ کیونکہ اسلام ہی آخری اور جامع ہدایت آسمانی کا حامل ہے۔

چونکہ یہ نظام اسلام میں جاری ہے۔ اس لئے

مادی اسباب کی فراوانی اور مادی سامانوں کی کثرت مومن کو پریشان نہیں کرتی۔ قوانین قدرت کے متعلق انسان کا روز بروز بڑھتا ہوا علم اور قدرت کی طاقتوں پر انسان کا ہر روز پھیلتا ہوا تصرف اسے پریشان کرنے کی بجائے اسے بے اختیار ربنا ما خلقت ھذا باطلا (آل عمران آیت ۱۸۸) کے اعلان پر مجبور کر دیتے ہیں۔ خلق السموٰت والارض میں اس کا تفکر ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ اور اس کی یہ حرص بڑھتی چلی جاتی ہے۔ کہ قیام اور قعود اور لیٹے ہوئے ذکر الٰہی میں مصروف رہے۔ اور اس طرح ایک ایسا سلسلہ قائم ہو جاتا ہے۔ جس کی ہر کڑی ہر آن اسے علم و عرفان اور عمل صحیح کی ایک منزل سے اعلیٰ منزل کی طرف بلند کرتی چلی جاتی ہے۔

اسلام کے عملی نمونہ کی ضرورت

اب سوال یہ ہے۔ کہ ہمارے قلوب و اذہان تو اس حقیقت پر مطمئن ہیں۔ لیکن ہم اس حقیقت کا عملی ثبوت کیا پیش کر سکتے ہیں۔ جسے دیکھ کر اور جس کا تجربہ کر کے بنی نوع انسان موجودہ ہراس و وسواس سے نجات حاصل کر سکیں۔ اور اپنی تمام سعی و کوشش کا رخ انسانی زندگی کی حقیقی خوشحالی اور اطمینان کی ترقی و تکمیل کی طرف موڑ سکیں۔

علم الادیان کے مطالعہ کی طرف جتنی توجہ بڑھتی جا رہی ہے۔ غیر اسلامی حلقوں میں اسلامی تعلیم کے تفوق اور کمال کا اقرار بھی کہیں دبی زبان سے اور کہیں علی الاعلان ہونا شروع ہو گیا ہے۔ یہ کیفیت واضح طور پر دوسری عالمی جنگ کے بعد نمایاں ہونا شروع ہوئی ہے۔ لیکن اس حقیقت کے کھلے طور پر تسلیم کئے جانے اور وسیع پیمانے پر زیر عمل لائے جانے کے راستے میں ایک بڑی روک ابھی تک موجود ہے۔ جس کے دور کئے بغیر یہ توقع نہیں کی جا سکتی۔ کہ مختلف اقوام سرعت و مستعدی سے اس راستے پر گامزن ہوں۔ اور وہ روک یہ ہے۔ کہ علمی طبقہ گو ذہنی طور پر اسلامی تعلیم کی برتری کا قائل ہوتا جا رہا ہے۔ لیکن اس تعلیم کی ترویج کی تائید پر آمادہ ہونے سے قبل اس کا عملی نمونہ مشاہدہ کرنے کا خواہشمند ہے۔ ہمیں نہایت حسرت و اندوہ کے ساتھ یہ اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کہ انفرادی مثالوں کو چھوڑ کر قومی بلکہ جماعتی پیمانے پر بھی ہم یہ نمونہ ابھی دنیا کے سامنے پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ علمی طور پر کسی جامع تعلیم کے اصولوں اور اس کی تفاصیل کو سمجھ کر ان کے کمال اور برتری کو تسلیم کر لینا دنیا کی موجودہ مشکلات کو حل کرنے کے لئے کافی نہیں۔ مثلاً بالکل ممکن ہے۔ کہ کل کوئی سائنسدان کسی ایسی ایجاد کی تکمیل کا دعویٰ کرے۔ جس کے ذریعہ سورج کی گرمی سے طاقت حاصل کر کے ریلیں۔ کلیں۔ مشینیں۔ بحری اور ہوائی جہاز اور بڑے بڑے کارخانے چلائے جا سکتے ہوں۔ اور علمی و عقلی طور پر اس ایجاد کا امکان اور اس کے فائدے اور سہولتیں ثابت و واضح کر دے۔ لیکن جب تک اس ایجاد کا عملی نمونہ کام کرتا ہوا سامنے نہ آئے گا۔ اس ایجاد سے بنی نوع انسان کوئی فائدہ یا آرام حاصل نہیں کر سکیں گے۔ اگر ایسا موجد اس ایجاد کی تمام تفاصیل شرح و بسط کے ساتھ ایک کتاب میں بیان کر دے۔ اور نقوش و تصاویر کی مدد سے انہیں واضح طور پر ذہن نشین بھی کرا دے۔ تو بھی جب تک ان کے مطابق عملی نمونہ تیار نہ کیا جائے گا۔ جو صاحب ایجاد کے دعوے کے مطابق نتائج پیدا کر کے دکھا دے۔ دوسرے لوگ اس ایجاد کو عملی طور پر قبول کرنے اور رواج دینے پر مائل نہ ہوں گے۔ نہ اپنے اوقات و اموال کو ان فوائد کے حصول کی خاطر جو اس ایجاد سے متصور ہوں۔ صرف کرنے کے لئے تیار رہوں گے۔ پھر یہ بھی فرض کر لو۔ کہ صاحب ایجاد کسی گذشتہ زمانے میں ایک ایسی قوم کا وجود بھی تاریخی طور پر ثابت کر دے جس قوم میں یہ ایجاد عملی طور پر ایک عرصہ کے لئے رائج ہو چکی تھی۔ اور اس قوم کی تاریخ سے یہ بھی واضح ہو جائے۔ کہ وہ قوم اس ایجاد کے فوائد سے پورے طور پر متمتع ہوا کرتی تھی۔ اور اس نے اس ایجاد کی بدولت ہر شعبۂ زندگی میں نہایت اعلیٰ مقام حاصل کر لیا تھا۔ تو یہ بھی کافی نہ ہوگا۔ تاوقتیکہ آج اس ایجاد کے مطابق نمونہ تیار کر کے اس کے عملی نتائج سے موجد کے دعوے کو ثابت نہ کیا جائے۔

یہی حال آج اسلامی تعلیم کا ہے۔ اول تو خود عامۃ المسلمین اس سے کما حقہٗ آگاہ نہیں ہیں۔ پھر اسے دوسروں کے سامنے مناسب طور پر پیش کرنے کا خاطر خواہ انتظام نہیں۔ باوجود اس کے جس قدر بھی غیر مسلم علمی طبقے کچھ اپنی محنت اور کوشش سے اور کچھ مسلمانوں کی انفرادی اور جماعتی سعی کے اثر سے اس تعلیم سے واقفیت حاصل کرتے جاتے ہیں۔ وہ اس امر کا اعتراف کرنے لگے ہیں۔ کہ یہ تعلیم جامع و موزوں ہے۔ انسانی مشکلات اور الجھنوں کا حل بوجہ احسن مہیا کرتی ہے۔ اور حیات انسانی کے مقصد اور اس کے حصول کے طریقوں کی بے نظیر رہنما ہے۔ لیکن انہیں اس تعلیم کا عملی نمونہ دیکھنے کی خواہش اور اس کا شوق ہے۔ تا وہ یہ فیصلہ کر سکیں کہ آیا موجودہ دور میں یہ تعلیم قابل عمل بھی ہے یا نہیں۔ اور اپنے دعوے کے مطابق حقیقی خوشحالی۔ اطمینان اور راحت کا موجب بن سکتی ہے یا نہیں۔

تعلیم الاسلام کالج کی ذمہ داری

آپ نے اس ادارے کا نام تعلیم الاسلام کالج تجویز کر کے عملاً یہ اعلان کیا ہے۔ اور یہ ذمہ داری لی ہے۔ کہ اس ادارے میں تعلیم کی بنیاد اور اس کے طریقے ان اصولوں پر ہوں گے۔ جو اسلام موجودہ دور کے لئے ضروری اور مناسب قرار دیتا ہے۔ اور یہ کہ اس ادارے کے اساتذہ اور طلباء اپنی عملی زندگی میں ادارے کے اندر اور باہر صحیح اسلامی تعلیم کا نمونہ پیش کریں گے۔ اور جو طلباء اس ادارے میں اپنی تعلیم کا نصاب مکمل کر کے زندگی کے عملی میدان میں داخل ہوں گے۔ وہ جس شعبۂ زندگی میں بھی حصہ لیں گے۔ اس میں صحیح اسلامی معیار کے مطابق زندگی بسر کرنے کا نمونہ اور مثال قائم کریں گے۔

یہ ایک نہایت اہم ذمہ داری ہے۔ جس کے آپ متحمل ہوئے ہیں۔ گویا آپ نے اس امر کا بیڑا اٹھایا ہے۔ کہ یہ درسگاہ اسلامی تعلیم کی علمی اور عملی صنعت گاہ یا کارخانہ ہے۔ جو شخص علمی و عملی اعتبار سے اسلام کی چلتی پھرتی تصویر دیکھنا چاہے۔ وہ یہاں آ کر دیکھ لے۔ یہ دعویٰ نہایت خوشکن ہے اور اس میں کامیابی دنیا کے موجودہ دور کی سب سے اہم ضرورت کو پورا کرنے کے مترادف ہے۔

سطحی نظر سے دیکھنے میں تو اکثر علمی اداروں اور درسگاہوں کے اساتذہ اور طلباء ایک ہی صنف کی سرگرمیوں میں مصروف رہنے پر ایک حد تک مجبور ہیں۔ ہر درجے کا مقررہ نصاب خود ہی ان کے اوقات کے بیشتر حصے کی تقسیم کر دیتا ہے۔ رات دن کا نصف حصہ یا اس کے قریب کھانے پینے۔ سونے۔ ورزش اور تفریح میں صرف ہو جاتا ہے۔ باقی نصف میں سے ایک نصف کے لگ بھگ لیکچروں اور دیگر لازمی مصروفیتوں کے لئے درکار ہوتا ہے۔ بقیہ چوتھائی حصہ مقررہ نصاب کی تیاری۔ زائد مطالعہ۔ انفرادی جدوجہد۔ جماعتی اور تعاونی سرگرمیوں کے لئے بیشک میسر ہوتا ہے۔ لیکن طلباء کی بہت بڑی کثرت اس حصے کو تمام و کمال نصاب کی تیاری میں صرف کرنے پر مجبور ہوتی ہے۔ اس طرح اساتذہ اور طلباء کی سرگرمیوں کا ایک مشترک سا نقشہ تقسیم اوقات تعلیمی درسگاہوں اور اداروں میں رواج پا چکا ہے۔ جس کی پابندی بہت حد تک ان اداروں کے لئے محکمہ تعلیم اور جامعہ کے قواعد کی رو سے لازمی و لابدی ہے۔

میری غرض اس وقت پاکستان میں رائج الوقت نصاب اور طریقۂ تعلیم کی تنقید اور اصلاح نہیں۔ یہ کام فن تعلیم کے ماہرین کا ہے۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ وہ اس پر پوری توجہ صرف کر رہے ہیں۔ میری غرض اس روح کی طرف توجہ دلانا ہے۔ جو ہماری تمام علمی و عملی سرگرمیوں کی محرک ہونی چاہیئے۔ اور جس کے بغیر ہماری انفرادی اور جماعتی سرگرمیاں۔ ہماری جدوجہد یا بالفاظ دیگر ہماری ذاتی اور قومی زندگی اسلامی نہیں کہلا سکتی۔

ہمارے طلباء میں کونسی روح کارفرما ہونی چاہیئے

جیسے میں نے ابھی کہا ہے۔ ہمارے طلباء کے اوقات کا کچھ حصہ لازماً کھانے۔ پینے۔ سونے۔ کھیل کود ورزش۔ تفریح میں صرف ہوتا ہے۔ ایک حصہ لیکچروں کے سننے اور اساتذہ سے مدد اور ہدایات حاصل کرنے کے لئے درکار ہوتا ہے۔ سائنس کے طلباء اپنے اوقات کا کچھ حصہ عملی تجربات میں خرچ کرتے ہیں۔ پھر کچھ وقت مختلف مضامین کی تیاری کے لئے چاہیئے۔ لیکن ان تمام ذہنی و جسمانی کاموں اور سرگرمیوں کے پیچھے ایک ایسی حرکت اور ایسا عمل ہر وقت جاری ہے۔ جس کا ذکر صراحتاً تو نہیں کیا گیا۔ لیکن جو اگر چند لمحوں کے لئے رک جائے۔ تو ساتھ ہی یہ سب کام اور ساری سرگرمیاں بھی ختم ہو جاتی ہیں۔ ہم سوتے ہیں۔ جاگتے ہیں۔ کھاتے ہیں۔ پیتے ہیں۔ کھیلتے ہیں۔ کودتے ہیں۔ لکھتے ہیں۔ پڑھتے ہیں۔ زندگی کی مختلف دلچسپیوں میں حصہ لیتے ہیں۔ لیکن ہمارا وہ عمل جو سونے جاگنے، اور کھانے، پینے سے بھی بڑھ کر ہماری زندگی کے قیام کا موجب اور سہارا ہے۔ ایسا خاموش اور طبعی ہے۔ کہ جب ہم اپنے اعمال اور سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہیں۔ تو اس کا شمار بھی اس ذکر میں نہیں آتا۔ وہ ہمارا عمل سانس لینے کا عمل ہے۔ اگر یہ عمل تھوڑے عرصے کے لئے بھی رک جائے۔ تو ہماری زندگی ختم ہو جاتی ہے۔ ہم چند راتیں تھوڑا سو کر یا اشد ضرورت کی حالت میں بیداری میں گذار سکتے ہیں۔ ہم کچھ عرصہ بھوک۔ پیاس برداشت کر سکتے ہیں۔ لیکن بغیر سانس لئے چند لمحات سے زیادہ زندگی قائم نہیں رکھ سکتے۔ صاف اور صحت افزا ہوا میں سانس لینا ہماری زندگی کے قیام کے لئے ایسا ضروری اور لازم ہے۔ کہ "سانس لینا" اور "زندگی" اکثر زبانوں میں مترادف شمار ہوتے ہیں۔ ہماری مصروفیتیں اور دلچسپیاں گوناگوں اور مختلف انواع کی ہیں۔ اور ہماری نگاہ میں یہی مصروفیتیں اور دلچسپیاں ہماری زندگی ہیں۔ لیکن ان سب کا دارومدار ہمارے تنفس کے فعل پر ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ ہمارے تنفس کی صحت ہماری تمام سرگرمیوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔

اسی طرح بظاہر تو ہماری تعلیم کا مقصد کسی زبان کا سیکھنا یا ادبیات میں مہارت حاصل کرنا یا علوم تاریخ۔ فلسفہ۔ اقتصادیات۔ ریاضی۔ کیمیا۔ طبعیات۔ ہیئت۔ طبقات الارض۔ جمادات۔ نباتات۔ حیوانات۔ طب۔ ہندسہ تعمیر۔ نقاشی۔ صورت گری۔ موسیقی۔ سیاسیات۔ قانون۔ الٰہیات وغیرہم پر عبور اور ان میں دسترس حاصل کرنا ہوتا ہے۔ اور یہ سب علوم و فنون اپنی اہمیت اور ضرورت کے لحاظ سے اور اپنے اپنے حلقے میں یقیناً مفید ہیں۔ لیکن اگر ہمارے اساتذہ اس روح کو مدنظر نہ رکھیں جو اسلامی نقطۂ نگاہ سے صحیح تعلیم کی بنیاد ہونی چاہیئے۔ اور یہ روح ہمارے طلباء کی تمام مساعی اور سرگرمیوں میں سرایت کئے ہوئے نہ ہو۔ تو ہماری تمام تعلیمی جدوجہد محض بے جان قالب اور بے روح جسد تراشنے والی ثابت ہوگی۔

وہ روح یہ ہے کہ جہاں تعلیم سے ایک عام طالب علم کی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ ایک اعلےٰ زبان دان، طبیب، مہندس، سیاست دان یا قانون دان وغیرہ بن جائے تاکہ وہ اس ذریعہ سے عمدہ معاش پیدا کر سکے یا سوسائٹی میں عزت کا مقام حاصل کرلے یا حکومت ملک میں اس کو اقتدار اور اختیار حاصل ہو جائے وہاں ایک اسلامی روح رکھنے والے طالب علم کی نگاہ ان قریب کے مقاصد سے گذر کر ایک اعلیٰ اور ارفع مقام پر جمی ہوئی ہوتی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ تعلیم سے اس کا ذہن روشن ہوگا۔ جو استعدادیں اللہ تعالےٰ نے اسے عطا فرمائی ہیں۔ وہ ترقی کریں گی۔ وہ ایک بہتر شہری بن سکے گا ملک وقوم کی خدمت کا میدان اس کے لئے وسیع ہو جائے گا۔ اور کسب معاش میں اسے سہولت میسر آجائے گی۔ وہ ان سب باتوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمت شمار کرتا ہے۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی اس کا حقیقی اور آخری مقصد نہیں ہوتا۔ اس کی تعلیمی جدوجہد اور ان سب یا ان میں سے بعض چیزوں کا حصول اس کے حقیقی اور آخری مقصد کی تکمیل کے لئے زینے اور سیڑھیاں کا حکم رکھتا ہے۔ وہ حقیقی اور آخری مقصد اللہ تعالےٰ کی معرفت اس کے ساتھ تعلق کا قائم ہونا اور اس کے قرب کا حاصل ہونا ہے۔

والذین اٰمنوا اشد حبا للّٰہ

(البقرہ آیۃ ۱۶۵)

اسلامی تعلیم کی یہی غرض ہے اور اسلامی تعلیم سے یہی مراد ہے۔ جہاں تعلیم کے دوسرے پہلو اور حصے مسلم طالب علم کی نگاہ میں بمنزلہ جسم ہوتے ہیں یہ مقصد اس کی تمام سعی وجہد کی روح ہوتا ہے جیسے تنفس کا سلسلہ زندگی کے قیام کا موجب بھی ہے۔ اور زندگی کی علامت بھی۔ اسی طرح اسلامی نقطۂ نگاہ سے یہ مقصد علم وعمل کی جان اور روح کا درجہ رکھتا ہے اگر تعلیم اور عمل کے ظاہری سانچے کے اندر یہ روح کارفرما نہیں تو وہ تمام سانچہ ایک قالب بے جان ہے۔

اللہ تعالےٰ کی معرفت سے کیا مراد ہے؟

اللہ تعالےٰ کی معرفت سے مراد یہ ہے کہ انسان اللہ تعالےٰ کی صفات، ان کی حقیقت، ان کے دائرۂ عمل اور ان کے ظہور کی شناخت میں ہر لحظہ قدم بڑھاتا چلا جائے۔ جیسے جیسے وہ ان کے متعلق علمی واقفیت حاصل کرتا جائے۔ اس کا مشاہدہ اور تجربہ دونوں اس کی تصدیق کرتے جائیں اور اس کا علم عقلی دلائل سے بڑھ کر حق الیقین کا درجہ حاصل کرتا جائے۔

ایک طالب علم جو قرآن کریم کی صرف ایک ہی آیت الحمد للہ رب العلمین پڑھ چکا ہو اتنا تو سمجھ لیتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی ذات جمیع صفات حسنہ کا مرکز، سرچشمہ اور منظہر ہے وہ ہر حسن اور ہر خوبی کا بدرجہ اتم مالک ہے۔ وہ حسن، وہ خوبی، وہ قدرت، وہ احسان اور ان سب کا وہ کمال جو انسان کے وہم وتخیل سے بالا اور وراء الورا ہے اور ان سب کی مالک ذات تمام کائنات کی ادنےٰ حالتوں سے لے کر درجہ بدرجہ اعلےٰ حالتوں کی جانب تربیت فرماتی ہے۔ پھر وہ الرحمٰن ہے۔ ان سب ترقیات کے لئے جس قدر اسباب، ہدایات کی ضرورت ہے۔ اس نے مہیا فرمائی ہیں اور مہیا فرماتا چلا جاتا ہے! الرحیم ہے۔ انسان اس پاک ذات کے عطا کردہ قوتی اور وہ بہتوں اور استعدادوں کے ذریعے ان ہدایات اور اسباب سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جو سعی وجہد کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کا عمدہ سے عمدہ نتیجہ پیدا کرتا ہے۔ اس مختصر سے تصور کے ذہن میں آجانے کے بعد کون وہ دل ہے جو والہانہ شوق کے ساتھ اس ہستی کے ساتھ تعلق قائم کرنے اور اس کا قرب حاصل کرنے کی تڑپ سے بے قرار نہ ہو جائیگا اور یہ تو پہلو پہلی چنگاری ہے۔ اگر یہ چنگاری سلگ اٹھے تو تعلیم اور عمل اور تمام زندگی کے معیار پر ایک انقلاب وارد ہو جاتا ہے

جہاں زبانوں کا ایک ماہر مختلف زبانوں کے محاسن، محاورات، طرز بیان اور لغوی لطافت پر غور کرے گا اور ان سے محظوظ ہوگا۔ ایک متلاشی حق ان تمام محاسن ولطائف کے سلسلے میں عکس رخ یار کی جھلک سے بہرہ اندوز ہوتا جائے گا۔ اور اس کا حظ اپنی کمیت اور کیفیت کے لحاظ سے ایک عام ماہر السنہ کے حظ سے بالکل جداگانہ حیثیت رکھے گا یہ تو محض علمی اور ذہنی لطف حاصل کرے گا۔ اور وہ جس کا دل اللہ تعالےٰ سے لو لگا چکا ہے وجد کی کیفیت کا مورد ہوگا۔ ایک کی دوڑ الفاظ ومعانی محاورہ وبندش، لطیفہ وظرافت اور فصاحت وبلاغت تک محدود رہے گی۔ اور دوسرے کا جولان ان سب سے آگے بڑھ کر گویائی اور عطائے بیان اور اذن گویائی اور حدیث شوق وآرزو اور دعا اور نالہ وفریاد اور

اجیب دعوۃ الداع اذا دعان

(البقرہ آیۃ ۱۸۶)

کے پر اسرار اور لامحدود میدانوں میں ہوگا۔ اور خالص علمی لحاظ سے بھی اس پر وہ ابواب وا ہوتے جائینگے جو دوسرے کے تخیل میں بھی نہیں آسکتے۔

اسی طرح حشرات الارض کے علم کا ایک شوقین اپنی خوردبین کے نیچے محض کیڑوں کی بناوٹ اور ان کی عادات وخواص ہی کا مشاہدہ اور مطالعہ کرے گا۔ لیکن اسلامی تعلیم کی روح رکھنے والے ایک طالب علم کے سامنے قادر مطلق کی قدرت کے مناظر اور جلوے بھی بے نقاب ہوتے چلے جائیں گے۔

علم نباتات کا مطالعہ کرنے والا ایک پھول کی ساخت، رنگ وبو، نشوونما کے قواعد اور دیگر ظاہری صفات کی تحقیقات تک اپنے آپ کو محدود رکھے گا۔ لیکن ایک اسلامی طالب علم ان سب سے آگے بڑھ کر ان کی مادی کنہ دریافت کرنے کے ساتھ ساتھ صانع حقیقی کا صفاتی جلوہ بھی مشاہدہ کرتا چلا جائیگا

تاریخ کا ایک طالب علم قوموں کے عروج وزوال تمدن، ومعاشرت کے اتار چڑھاؤ، علوم وفنون کی ترقی اور تنزل کے مادی اور اخلاقی اسباب کا کھوج لگائے گا اور انہیں اپنے نظریئے کے مطابق ترتیب دے گا۔ لیکن ایک اسلامی طالب علم جب تاریخ کا مطالعہ کرے گا۔ تو ان سب امور کے ساتھ ساتھ

کیف کان عاقبۃ المفسدین

(الاعراف آیت ۸۶)

کیف کان عاقبۃ المجرمین

(الاعراف آیت ۸۴)

کیف کان عاقبۃ الظالمین

(القصص آیت ۴۰)

کیف کان عاقبۃ المکذبین

(الانعام آیت ۱۱)

کیف کان عاقبۃ المنذرین

(یونس آیت ۷۳)

انہ لا یفلح الظالمون

(یوسف آیت ۲۳)

انہ لا یفلح الکافرون

(المومنون آیت ۱۱۷)

وکذالک نولی بعض الظلمین بعضاً

(الانعام آیت ۱۲۹)

کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی

(المجادلہ آیت ۲۱)

ثم ننجی رسلنا والذین اٰمنوا کذالک حقا علینا ننج المومنین

(یونس آیت ۱۰۳)

الا ان حزب اللہ ھم المفلحون

(المجادلہ آیت ۲۲)

وان اللہ علیٰ نصرھم لقدیر

(الحج آیت ۳۹)

وکان حقا علینا نصر المومنین

(الروم آیت ۴۷)

کا جلوہ بے پردہ مشاہدہ کرتا چلا جائے گا۔ اور اس کا دل اور اس کی روح بار بار اپنے محبوب حقیقی کے آستانے پر سجدہ میں گرتے چلے جائیں گے۔

علم الابدان کا مطالعہ کرنے والا انسانی جسم کے مختلف حصوں کی کیفیت اور کنہ اور ان کے باہمی ربط اور رشتے کا مطالعہ کرتا ہے اور ہر حصے کے عمل اور اس کے فوائد وظائف پر غور کرتا ہے۔ اور ان کی تفتیش میں لگا رہتا ہے۔ لیکن اسلامی تعلیم کی روح رکھنے والا طالب علم اس سے آگے بڑھ کر اس عالم صغیر کی بناوٹ اور خلق میں الٰہی قدرتوں اور صفات الٰہیہ کا ظہور اور عمل مشاہدہ کرتا ہے اور ہر جوڑ اور ہر ترکیب میں احسن تقویم کی تصدیق پاتا ہے۔

اللہ تعالےٰ کی لانتہا قدرتیں

اسی طرح ایک مسلم طبقات الارض کے مطالعے میں اللہ تعالےٰ کی لانتہا قدرتوں کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اور زمین میں جو بے شمار آیات" للموقنین، رکھی گئی ہیں ان پر غور کرتا ہے۔ وہ اس کے اثقال کی تلاش کرتا اور اس کی سطح اور گہرائی اور وسعت اور اس کی بساط اور مہاد اور فراش اور ذلول اور قرار اور رواسی اور اوتاد کو زیر فکر لاتا ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک کے فوائد کی جستجو کرتا ہے۔

ایک مسلم ہیئت دان آسمانوں کی بلندیوں اور وسعتوں اور چاند اور سورج اور ستاروں کی حرکت وکشش اور باہمی تعلق وتاثر اور ان کی ترتیب وزینت اور انتفاع ومناسبت کا مطالعہ کرتا اور

کل فی فلک یسبحون۔

(الانبیا آیت ۳۳)

کے عمل اور نتائج وفوائد پر غور وفکر کرتا ہے۔ اور ہر لحظہ اس کا دل اور اس کا دماغ اللہ تعالےٰ کی قدرتوں اور صفات کے کمال کے احساس اور مشاہدے سے ہمہ تن تسبیح وتحمید بنے رہتے ہیں۔

غرض یہی کیفیت ہر اس طالب علم کے دل ودماغ کی ہوتی ہے جو اسلامی روح رکھتے ہوئے کسی بھی شعبۂ تعلیم کی تحصیل میں مصروف ہوتا ہے۔ خواہ ادب ہو یا فن، تاریخ ہو یا فلسفہ سیاست ہو یا قانون، سائنس ہو یا فوق مابعد الطبیعیات اور صحیح طور پہ دیکھا جائے تو علم کا ہر شعبہ اور ہر شاخ ہی اسلام کا جزو ہے اور اسلام ہر قدم پر مسلمانوں کو تحصیل علم، تفکر وتدبر، تلاش وتفتیش پر اکساتا اور ان کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہے۔ قرآن کریم کی وحی کی تو ابتداء ہی اقراء سے ہوئی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی صفت "اکرم" کا ایک ظہور انسان کو علم سکھانا بتایا گیا ہے۔

اقراء وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم۔

(العلق آیت ۲)

پھر قرآن کریم متواتر زمین وآسمان کے اندر آیات اللہ کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اور زمین، آسمان سورج، چاند اور ستارے غرض پوری کائنات انسان کی تفتیش وتحقیق اور غور وفکر اور تلاش وتجسس کے لئے کھول کر علمی تحقیقات کا ایک لا انتہا میدان انسان کے سامنے پھیلا دیتا ہے۔

ان فی خلق السمٰوٰت والارض واختلاف اللیل والنہار والفلک التی تجری فی البحر بما ینفع الناس وما انزل اللہ من السماء من ماء فاحیا بہ الارض بعد موتہا وبث فیہا من کل دابۃ وتصریف الریاح والسحاب المسخر بین السماء والارض لاٰیات لقوم یعقلون۔

(البقرہ آیت ۱۶۴)

ان فی السمٰوٰت والارض لاٰیات للمومنین وفی خلقکم وما یبث من دابۃ اٰیات لقوم یوقنون واختلاف اللیل والنہار وما انزل اللہ من السماء من رزق فاحیا بہ الارض بعد موتہا وتصریف الریاح اٰیات لقوم یعقلون تلک اٰیات اللہ نتلوھا علیک بالحق فبای حدیث بعد اللہ واٰیاتہ یومنون

(الجاثیہ آیت ۳، ۴، ۵، ۶)

(باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

نہرو کے بیانات کے بعد دونوں ملکوں کے تعلقات خوشگوار نہیں رہ سکتے

وزیر اعظم محمد علی کا بیان!

ڈھاکہ ۵ مارچ۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان اب بھی بھارت کے ساتھ جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ اس میں یہ شق بھی رکھی جائے کہ پاکستان اور بھارت کے تمام تنازعات باہمی گفت وشنید اور ثالثی کے ذریعے طے کئے جائیں۔ اور اگر اس میں بھی ناکامی ہو تو پھر حکم کا فیصلہ لیا جائے۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان باہمی تنازعات طے کرنے کے متعلق اب تک جو طویل مذاکرات ناکام ہو چکے ہیں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ ان کی ناکامی کی وجہ یہی تھی کہ بھارت نے اس شرط کو منظور نہیں کیا تھا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ دونوں ملکوں میں کشیدگی دور کرنے کے لئے اس شرط کا ہونا ضروری ہے۔

وزیر اعظم نے پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی کی مندرجہ ذیل وجوہات بیان کیں (۱) دونوں ملکوں کے تنازعات۔ ۲۔ بھارت میں وہ نیم فوجی جماعتیں جو کھلے عام یہ اعلان کر رہی ہیں کہ ان کا مقصد "اکھنڈ بھارت" قائم کرنا ہے۔ اور وہ پاکستان کو تباہ کرنا چاہتی ہیں۔ ان لوگوں پر پابندی لگا دینی چاہیئے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے امریکہ کی فوجی امداد کے متعلق پارلیمنٹ میں جو تقریر کی تھی اس سے پاکستان اور بھارت کے تعلقات کو خوشگوار رکھنا مشکل ہو گیا ہے۔ وزیر اعظم نے اپنے تحریری بیان میں پنڈت نہرو کے ایک ایک اعتراض کا جواب دیا۔ اور ان کی یہ دلیل رد کر دی کہ پاکستان کو امریکی فوجی امداد ملنے کے بعد کشمیر میں لام بندی توڑنے کا مسئلہ اب ایک قطعی مختلف نوعیت اختیار کر گیا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ کشمیر کے باہر پاکستان اور بھارت کی فوجی قوت یا پاکستان کو امریکہ سے ملنے والی فوجی امداد کا اس مسئلہ پر قطعی کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ مسٹر محمد علی نے بھارت کے اس اعتراض پر کہ کشمیر میں اقوام متحدہ کے امریکی فوجی مبصر غیر جانبدار نہیں رہے۔ تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ یہ مسئلہ غالباً اقوام متحدہ کے سامنے پیش ہوگا۔ امریکی فوجی امداد کے متعلق پاکستان کے موقف کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر محمد علی نے کہا کہ یہ پاکستان کے دفاع کیلئے ضروری ہے۔ کیونکہ پاکستان پر حملہ کا خطرہ موجود ہے۔ مسٹر محمد علی نے کہا۔ کہ بھارت خود امریکہ سے کروڑوں ڈالر کی امداد لے چکا ہے۔ لیکن اگر امریکہ سے بھارت کو یہ امداد نہ ملتی۔ تو وہ اپنی فوجوں پر دو ارب روپے خرچ نہ کر سکتا لہذا یہ عجیب چیز ہے کہ پنڈت نہرو امریکی فوجی امداد سے یہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح امریکہ ایشیائی ملکوں پر تسلط قائم کرنا چاہتا ہے۔ مسٹر محمد علی نے کہا کہ خواہ کچھ بھی ہو ہم کسی ملک کو اپنی آزادی میں مداخلت کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔

گورمانی خیرپور اسمبلی کا افتتاح کرینگے

کراچی ۵ مارچ۔ ریاستوں سرحدی علاقوں اور امور داخلہ کے وزیر مسٹر ایم اے گورمانی ریاست خیرپور کی لیجسلیٹو اسمبلی کے پہلے اجلاس کا افتتاح کریں گے *

* یہ اجلاس حالیہ انتخابات کے بعد منعقد ہو رہا ہے۔ مسٹر گورمانی ۶ مارچ کی صبح کو بذریعہ ریل لاہور سے روانہ ہوں گے اور روہڑی میں مختصر قیام کے بعد ۸ مارچ کی صبح کو ۸ بجکر ۳۰ منٹ پر بذریعہ موٹر کار خیرپور میرس پہونچیں گے۔ مسٹر گورمانی اجلاس کا افتتاح کرنے کے بعد اسی دن شام کو بذریعہ ریل کراچی روانہ ہو جائیں گے

عرب عراقی زمین خرید سکتے ہیں!

بغداد ۵ مارچ۔ عراقی دار المندوبین نے ایک قانون منظور کر دیا ہے۔ جس کی رو سے عرب ممالک اور امیرول کی رعایا عراق میں زمین کی مالک بن سکتی ہے۔

۵ ہزار لڑکوں کو فالج کے انجکشن

نیویارک ۵ مارچ۔ پٹسبرگ کے سکول کے ۵ ہزار لڑکوں کو۔ فالج کے نئے انجکشن لگائے جا رہے ہیں۔ جو مقامی یونیورسٹی میں تیار کئے گئے ہیں۔ اس انجکشن میں وہ تینوں سمتیں شامل ہوں گی۔ جن سے فالج گرتا ہے یا انجکشن اس لحاظ سے گاما گلوبین سے مختلف ہے کہ یہ جسم کو بیماری کی مزاحمت پر راغب کرتا ہے۔ جبکہ گاما گلوبین جسم کی حفاظت تو کرتا ہے۔ لیکن جسم کو آگے نہیں بڑھاتا۔ بچوں کے انجکشن لگانے سے قبل ان کے والدین سے اجازت لے لی گئی تھی۔

صحافی نے انتخابات میں وزیر کو ہرایا

ترپونڈرم ۵ مارچ۔ ٹراونکور کوچین اسمبلی میں حزب مخالف کی طرف سے ایک عام صحافی بھی ممبر اسمبلی منتخب ہوا ہے۔ جس نے کانگریسی امیدوار کو سات ہزار ووٹوں سے ہرا دیا ہے یہ صحافی مسٹر انتھونی مبرن ہیں جو یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کے نامہ نگار ہیں انہوں نے ایک سابق کانگریسی وزیر مسٹر پلائی کو ہرایا۔

سوڈان کے حالیہ فسادات

لندن ۵ مارچ۔ ماسکو ریڈیو نے سوڈان کے حالیہ فسادات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہے کہ یہ فسادات برطانیہ کی شہ پر ہوئے ہیں۔ ان کو مصری صدر نجیب کی آمد سے کوئی تعلق نہیں۔

حیدرآباد میں سینکڑوں اخبارات کے ڈیکلریشن

حیدرآباد ۵ مارچ۔ یہاں کے کلکٹر کے پاس دھڑا دھڑ اخباروں کے ڈیکلریشن داخل کئے جا رہے ہیں۔ جو زیادہ تر ہفت روزہ اور ماہناموں کے ہیں۔ ڈیکلریشنوں کی بھرمار پابندیاں ہٹتے ہی شروع ہوئی ہے اور اسی مناسبت سے نیوز پرنٹ کے لئے درخواستیں روانہ کی جا رہی ہیں۔

شام بھی غالباً پاکستان اور ترکی کے معاہدہ میں شامل ہونے کے لئے تیار ہوجائے۔

واشنگٹن ۵ مارچ۔ آج یہاں دمشق سے یہ خبر پہونچی ہے کہ شام کے نئے وزیر اعظم نے پاکستان اور ترکی کے معاہدہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ شام بھی غالباً اس میثاق میں شامل ہو جائے گا۔ امریکی حکام نے اس خبر کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور کہا ہے۔ لیکن امریکہ اس معاملے میں کوئی پہل نہیں کرے گا۔ شام ترکی یا پاکستان والوں کو ہی کرنی ہوگی۔ البتہ امریکہ اس قسم کے باہمی معاہدوں کا خیر مقدم کرے گا۔ کیونکہ امریکہ کی پالیسی یہ ہے کہ وہ کسی پر اثر نہیں ڈالے گا۔ مشرق وسطی کے ملکوں کو خود ہی اپنے آپ کو مضبوط بنانے کے لئے اقدام کرنا چاہیئے:

امریکی امداد سے پاکستان کی طاقت میں زبردست اضافہ ہو جائے گا

لندن ۵ مارچ۔ اکانمسٹ مورخہ ۲۷ فروری نے مذکورہ بالا عنوان سے ایک مقالہ میں امریکی امداد کے متعلق مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان کے حالیہ اعلان پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وزیر اعظم موصوف نے لکھا ہے۔ کہ یہ امداد صرف پاکستان کے جائز دفاع پر خرچ ہوگی۔ اس اعلان کے بعد ہندوستان کا اعتراض قائم رہنے کی کوئی معقول وجہ نظر نہیں آتی۔ لیکن پھر بھی وہ اس امداد کے شدید مخالف رہے۔ ہندوستان کے رویہ اور اس کے شبہات کی نوعیت پر بحث کرتے ہوئے اخبار مذکور نے لکھا ہے کہ ہندوستان کی مخالفت کا خاص سبب یہ ہے کہ امریکی امداد سے پاکستان اس کے مقابلہ میں طاقتور ہو جائے گا۔ لیکن مسٹر نہرو اس اندیشہ کو چھپاتے اور عام طور پر یہ کہتے ہیں کہ پاکستان کے اس اقدام سے سرد جنگ ہندوستان کے دروازہ پر آگئی ہے۔ اپنے ہمسایہ کی خارجہ پالیسی میں مداخلت کرنے کے باعث غیر ممالک میں نہرو سے ہمدردی ختم ہو گئی ہے۔ مقالہ میں آگے چلکر لکھا ہے کہ سیاسی لحاظ سے یہ ناممکن ہے کہ اب مسٹر نہرو بھی امریکی امداد قبول کر لیں۔ ممکن ہے کہ ہندوستان خود اپنے اسلحہ کی تیاری میں مصروف ہے اور اضافہ کی کوشش کرے لیکن اس سے لازمی طور پر اس کے موجودہ پنجسالہ منصوبہ میں خلل پڑے گا۔ اور اس کے اقتصادی نظام نیز کانگریس پارٹی کی مقبولیت پر نہایت مضر اثر پڑے گا۔ مقالہ کے آخر میں کہا کہ ہندوستان کے روس دوستی کی پالیسی اختیار کرنے کے امکان کا ذکر کرتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے۔ کہ ممکن ہے دولت مشترکہ کے ممالک ہندوستان کو کچھ فوجی امداد دیں۔ لیکن یہ امر واقعی تعجب انگیز ہے کہ ممالک دولت مشترکہ نے پاکستان کو جدید اسلحہ کافی مقدار میں کیوں نہیں دیئے

تیسری عالمگیر جنگ چھڑنے کا خطرہ پیدا ہو گیا

ماسکو ۵ مارچ۔ روس کے وزیر خارجہ وی ایم مالوٹوف نے ایک بیان میں کہا کہ مغربی ممالک جرمنی کو مسلح کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے یورپ میں ایک اور جنگ بلکہ تیسری عالمگیر جنگ چھڑ جائے گی۔ ایم مالوٹوف روس کی پالیسی کی وضاحت کر رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ یورپ کوریا اور ہند چینی میں امریکی پالیسی مغربی ساتھیوں میں پھوٹ ڈالنے کا باعث بن رہی ہے۔ برلن کانفرنس میں امریکی وزیر جان فوسٹر ڈلس کی تقریر ایسی تھی۔ جیسے کوئی آزادی کا بہت بڑا حامی بول رہا ہو۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ یہ تقریر اصلی آزادی کے لئے دیوار کا کام کر رہی تھی۔

خان عبدالغفار خاں کو پارلیمنٹ کے اجلاس میں شرکت کی دعوت

لاہور ۵ مارچ۔ سرخپوش لیڈر خان عبدالغفار خان کو دستور ساز اسمبلی کے سکرٹری کی طرف سے نوٹس موصول ہوا ہے۔ جس میں ان سے کہا گیا ہے کہ ۵ اپریل کو شروع ہونے والے پارلیمنٹ کے اجلاس میں شرکت کریں۔ پاکستان ٹائمز نے اطلاع دی ہے کہ اب یہ یقینی ہے کہ خان عبدالغفار خاں کی نقل وحرکت پر سے پابندیاں اٹھالی جائیں گی۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ وہ کراچی جا کر بھی گورنر جنرل اور وزیر داخلہ سے ملاقاتیں کریں گے۔

بھارت میں پھر ایک اور کشتی الٹ گئی

۵۰ افراد کی جانیں ضائع ہو گئیں

بجسرہ ۵ مارچ۔ بدھ کے روز دریائے گنگا میں ایک کشتی الٹ جانے سے تقریباً ۵۰ آدمی جن میں عورتیں زیادہ تھیں ڈوب گئے۔ اس کشتی میں بلیا ضلع (یوپی) سے برہم پور (ضلع شاہ آباد۔ بہار) جانے والے مسافر موجود تھے۔ یہ کشتی سپاہی گھاٹ کے قریب الٹ گئی۔ چالیس آدمی صحیح سلامت کنارے پر پہونچ گئے۔ اب تک دس کی لاشیں برآمد کی جا چکی ہیں کشتی تند وتیز ہوا کے سبب الٹی تھی۔ یہ ڈوبنے والے برہم پور میں شیوراتری کے میلے میں جا رہے تھے۔

کوچین میں کمیونسٹ وزارت بنائیں گے

ترپونڈرم ۵ مارچ۔ ٹراونکور کوچین اسمبلی میں کمیونسٹ پارٹی نے بائیں بازو کی تمام جماعتوں کو متحد کرنے کے لئے ایک پروگرام طے کر لیا ہے۔ اس اتحاد کے باوجود تمام جماعتیں اپنی جماعتی آزادی برقرار رکھیں گی۔ اگر یہ پروگرام منظور ہو گیا تو کمیونسٹ وزارت بنا لیں گے

کوئٹہ۔ کراچی روڈ کی تعمیر کی منظوری

کوئٹہ ۵ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ بلوچستان کی ریاستی یونین کے حکام کو قلات۔ مستونگ لسبیلہ اور یونین کے دوسرے تجارتی مراکز سے گذرتی ہوئی کراچی اور کوئٹہ کے مابین ایک ہر موسمی سڑک کی تعمیر پر ۷۵ لاکھ روپے خرچ کرنے کے متعلق حکومت پاکستان کی منظوری حاصل ہو گئی ہے ابتدائی انتظامات مکمل ہیں۔ دو ہفتے میں کام شروع ہو جائیگا۔

نہرو گورنمنٹ نے مقبوضہ کشمیر میں امریکی مبصروں کی نقل و حرکت پر پابندی لگا دی

نئی دہلی ۵ مارچ۔ ایک مقامی اخبار اس اطلاع کا ذمہ دار ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں اقوام متحدہ کے جو امریکی مبصرین موجود ہیں۔ نہرو گورنمنٹ نے ان کی نقل و حرکت پر پابندی عائد کر دی ہے۔ اب انکو بھارتی فوجوں کے علاقوں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اور نہ ہی وہ بلا اجازت پاکستان اور بھارت کے علاقوں میں آزادانہ آجا سکیں گے۔ اخبار کا بیان ہے۔ کہ انہیں جو مراعات دی گئی تھیں۔ وہ بھی منسوخ کر دی گئی ہیں۔ اور امریکی مبصرین پر اس سلسلے میں باقاعدہ نوٹس تعمیل کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی نہرو نے پاکستان کے لئے امریکی امداد کے خلاف سارے بھارت میں "واویلا مچانے" کی مہم چلانے کی زبردست تیاریوں اور تیز کر دیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں وہ تین روز سے سوشلسٹ لیڈر جے پرکاش نارائن اور پرجا سوشلسٹ لیڈر اچاریہ کرپلانی سے صلاح مشورے کر رہے ہیں۔ نہرو اس سلسلے میں کمیونسٹ اور مہاسبھائی لیڈروں سے بھی ملیں گے۔ اور پھر پاکستان کے خلاف متحدہ محاذ کی اپیل کرنے کے لئے تمام سیاسی پارٹیوں کی ایک کانفرنس بلائیں گے۔ اس سلسلے میں ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان نے اطلاع دی ہے۔ کہ پاکستان کو ملنے والی امریکی امداد کے خلاف اب ریاستوں میں رائے عامہ کو ابھارنے کی مہم شروع کی جائے گی۔ لکھنؤ میں تو کنونشن منعقد کرنے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ مدراس میں بھی لیڈروں کی ایک منتظمہ کمیٹی بنائی گئی ہے تاکہ جنوبی بھارت کی ۶ ریاستوں اور مدراس، آندھرا، حیدرآباد دکن، میسور، کورگ اور ٹراونکور کوچین میں اس سلسلے میں رائے عامہ کو ابھارا جا سکے۔ یہ کانفرنس تمام جماعتوں کے مخلوط نمائندوں پر مشتمل ہوگی تاکہ مقصد واحد کے لئے سب ایک مرکز پر آجائیں۔ اور بھارت کی آزادی کو جو چیلنج دیا جا رہا ہے۔ اس کا مقابلہ کریں۔ یہ لیڈر پاکستان کو ملنے والی امریکی امداد کو بھارت کی سرحدات خوشحالی اور امن کے لئے خطرہ سمجھ رہے ہیں۔ کل دہلی کے قریب گوڑگاؤں میں مختلف سیاسی جماعتوں نے اس امداد کے خلاف ایک جلوس بطور احتجاج نکالا۔ یہ لوگ نعرے لگا رہے تھے "امریکی مبصرین کشمیر سے نکل جائیں"۔ پیر کو پنڈت نہرو نے ایوان عام میں جو بیان دیا تھا مختلف سیاسی لیڈر روزانہ اس کا خیر مقدم کر رہے ہیں۔ اور کشمیر کا بطور خاص ذکر کر رہے ہیں۔

عبدالقیوم خان ڈھاکہ روانہ ہو گئے

کراچی ۵ مارچ۔ وزیر صنعت خان عبدالقیوم خان آج مشرقی بنگال کے دورے پر روانہ ہو گئے۔ جنرل نجیب کا جو خط لےکر وہ مصر سے آئے تھے وہ ڈھاکہ میں یہ خط مسٹر محمد علی کو دیا جائے گا۔

مصنوعی ریشم کا دھاگہ

کراچی ۵ مارچ۔ آج ایک نوٹیفکیشن جاری کیا گیا ہے۔ جس کے ذریعہ ٹکسٹائل کمشنر نے مصنوعی ریشم کے دھاگے کے درآمد کنندگان کو ہدایت کی ہے کہ وہ مصنوعی ریشم (دھاگے پر کنٹرول) کے آرڈر مجریہ ۱۹۵۳ء کے تحت لائسنس حاصل کر لیں۔

درآمد کنندگان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ ۲۰ مارچ ۱۹۵۴ء تک مقررہ فارم پر درخواستیں بھیج دیں۔ ہر درخواست کے ساتھ خزانہ کا چالان ہونا چاہیئے۔ جس میں بتایا گیا ہو کہ درآمد کنندگان کے ۱۹۵۳ء میں درآمد کئے ہوئے مصنوعی ریشم کے دھاگے کی سی۔ آئی۔ ایف قیمت کے ہر ایک ہزار روپے یا اس کے جزو کے لئے ۲ روپے کی شرح سے لائسنس فیس جمع کی گئی ہے۔ جہاں تک ان درآمد کنندگان کا تعلق ہے۔ جنہوں نے ۱۹۵۳ء میں مصنوعی ریشم کا دھاگہ درآمد نہیں کیا۔ ۲۵ روپے کی فیس مقرر کی گئی ہے۔ امید ہے کہ ۱۵ اپریل تک تمام لائسنس جاری ہو جائیں گے۔ ۱۶ اپریل سے درآمد کنندگان کے لئے لائسنس کے بغیر مصنوعی ریشم کا دھاگہ فروخت کرنا قانوناً جرم ہوگا۔

ریاست خیرپور کے سابق حکمران کے جنازہ کی جہاز سے روانگی

کراچی ۵ مارچ۔ سابق ریاست خیرپور کے ہز ہائی نس میر فیض محمد خان تالپور مرحوم کا جنازہ ۷ یکشنبہ ۷ مارچ کو ایس۔ ایس "دوارکا" جہاز کے ذریعہ عراق بھیجا جائیگا تاکہ اسے کربلائے معلی میں دفن کیا جائے۔

چیف کمشنر کراچی کے علاوہ اس موقعہ پر گورنر جنرل کا نمائندہ اور بیرونی سفارتخانوں اور ریاستوں و سرحدی علاقوں کی وزارت کے نمائندے بھی موجود ہونگے۔

ریاست خیرپور کے صاحبزادگان اور فوجی گارڈ آف آنر کے ساتھ جنازہ سہ پہر کو ۱ بجکر ۲۵ منٹ پر جہاز پر چڑھایا جائیگا۔ اور جیسے ہی "دوارکا" جہاز کراچی بندرگاہ چھوڑیگا۔ ساحلی توپخانہ ۱۵ توپوں کی سلامی دے گا۔

نجیب کے غیر ملکی ملاقاتیوں پر پابندی لگا دی گئی

قاہرہ ۵ مارچ۔ مصر کے وزیر اعظم جمال عبدالناصر نے اعلان کیا ہے کہ جنرل نجیب آئندہ کسی غیر ملکی سفیر سے ملاقات نہیں کر سکیں گے۔ جمال ناصر نے کہا کہ اگر جنرل نجیب سے کسی غیر ملکی سفیر کی ملاقات ضروری سمجھی گئی۔ تو یہ ملاقات انقلابی کونسل کے ایک رکن کی موجودگی میں ہوگی۔

افغانستان بھی ترکی سے دفاعی معاہدہ کرے گا۔ افغان وزیر اعظم کا اعلان

کابل ۵ مارچ۔ افغانستان کے وزیر اعظم سردار داؤد خان نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان اور ترکی کے درمیان حال ہی میں سیاسی ثقافتی اور اقتصادی نوعیت کا جو معاہدہ ہوا۔ اس سے ایشیائی ممالک میں زیادہ تعاون پیدا ہوگا۔ اور ان سب ملکوں کی اقتصادی حالت بہتر ہو جائے گی۔ سردار داؤد خان نے پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے ایک نامہ نگار سے ملاقات کرتے ہوئے یہ جواب دیا۔ جب اُن سے پوچھا گیا۔ کہ کیا اس معاہدے میں کسی دوسری اسلامی ملک خصوصاً افغانستان کی شمولیت کا کوئی امکان ہے تو افغانستان کے وزیر اعظم نے جواب دیا۔ کہ مجھے دوسرے ایشیائی ملکوں کے نظریات کا علم نہیں۔ لیکن اگر افغانستان اور پاکستان کے درمیان پختونستان کا تنازعہ نہ ہوتا۔ تو افغانستان بھی اس قسم کے معاہدے میں شریک ہو جاتا۔ انہوں نے بہرحال اس بات پر زور دیا۔ کہ افغانستان اور ترکی کے درمیان گذشتہ کئی برس سے جو خوشگوار دوستانہ تعلقات قائم ہیں۔ ان کے پیش نظر ایسی کوئی بھی کاروائی جس سے دونوں ملکوں کی بھلائی ہو۔ اور اس سے امن اور سلامتی بھی قائم ہو سکے۔ تو گذشتہ تعلقات کی وجہ سے اس قسم کا اتحاد قدرتی ہوگا۔

غیر ملکی زرمبادلہ پر پابندیوں میں کمی

کراچی ۵ مارچ۔ بنک دولت پاکستان نے عوام کو مزید سہولت پہنچانے کی غرض سے غیر ملکی زرمبادلہ پر پابندیوں میں اور کمی کر دی ہے۔ اب پاکستان میں داخل ہونے والا ہر شخص اپنے ساتھ ۱۰۰ روپے کے پاکستان کرنسی نوٹ لا سکتا ہے۔ پہلے صرف ۵۰ روپے کی اجازت تھی۔ اب پاکستان کے کرنسی نوٹ معمولی خریداروں کے سلسلہ میں جو مسافر بحری یا ہوائی جہازوں میں کریں۔ اپنی سرکاری قیمت پر قبول کئے جائیں گے۔

اسٹرلنگ علاقہ کے ملکوں سے پاکستان میں آنے والی ۱۵۰۰ پونڈ یا اس سے زیادہ رقوم کی ترسیلات کے لئے آئندہ بنک دولت پاکستان کی پہلے سے منظوری لینے کی ضرورت نہ ہوگی۔ بنک جملہ رقوم براہ راست وصول کر سکتے ہیں۔

بنک دولت پاکستان نے ہندوستان جانے والے اشخاص کے لئے زرمبادلہ کے بنیادی کوٹہ کی حد خالی ہی میں بڑھا دی ہے۔ اور سمندری یا ہوائی راستہ سے سفر کرنے والوں کیلئے ۵۰ روپے اور بری راستہ سے جانے والوں کے لئے ۵۰ روپے کے ہندوستانی کرنسی نوٹ لیجانے کی اجازت دیدی ہے۔

اس انتظام کا خاص مقصد مسافروں کو سہولتیں مہیا کرنا ہے۔ ان مراعات سے غیر ملکی زرمبادلہ کے اخراجات میں اضافہ ہو جائے گا۔ لیکن زیادہ سفر نہ کیا جائے تو غیر ملکی زرمبادلہ میں کافی بچت ہو سکتی ہے۔ اور یہ رقوم ملک کی ترقی اور ضروری سامان کی درآمد پر خرچ کی جا سکتی ہیں۔ بنک دولت پاکستان عوام سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ملکی مفاد کے پیش نظر زیادہ سفر نہ کریں۔

مضمون نویسی کے مقابلہ میں کامیاب ہونے والوں کا انتخاب

واشنگٹن ۴ مارچ۔ سفیر پاکستان سید امجد علی نے آج یہاں اعلان کیا کہ پاکستان کے مقابلہ مضمون نویسی کے مشاورتی بورڈ نے مقابلہ میں جیتنے والوں کو منتخب کر لیا ہے۔ جن کے نام یہ ہیں (۱) مس سگرڈ جونیئر لارسن۔ ٹو پیکا (کنساس) اور (۲) مائیکل گریڈی ووڈس۔ ٹیلر (ٹیکساس)۔ یہ دونوں اوائل اپریل میں پاکستان کے ایک ۳۰ روزہ ہوائی دورہ پر روانہ ہوں گے جبکہ سارے مصارف پاکستان برداشت کرے گا۔ ان کے مضامین کو ہزاروں مضامین میں سے چنا گیا ہے۔ جو "پاکستان ایک دوست ملک" کے موضوع پر ہائی سکول کے "سینئر" اور "جونیئر" طلباء اور طالبات نے لکھے تھے۔ مضمون نویسی کے اس مقابلے میں یہاں زبردست دلچسپی لی گئی اور اخباروں میں بھی اسکی تعریف کی گئی۔ "نیویارک ٹائمز" نے اس کے بارے میں لکھا:۔ "یہ بین الاقوامی مفاہمت پیدا کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے"

مشرقی بنگال میں ۱۴ مارچ سے گورنر راج قائم کر دیا جائے گا

ڈھاکہ ۵ مارچ :۔ وزیر اعظم محمد علی نے آج یہاں اعلان کیا کہ مشرقی بنگال میں اب ۱۴ مارچ سے دفعہ ۱۹۲ الف نافذ کر کے گورنر راج قائم کر دیا جائے گا۔ کیونکہ اس دن صوبائی اسمبلی کی میعاد ختم ہو جائے گی۔ ایک پریس کانفرنس میں اس کا اعلان کرتے ہوئے وزیر اعظم محمد علی نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ "ابھی یہ بتانا مشکل ہے کہ گورنر راج صوبہ میں کتنا عرصہ رہے گا جب وزیر اعظم سے پوچھا گیا کہ کیا گورنر کو مشورہ دینے کے لئے کوئی مشیر بھی مقرر کیا جائے گا۔ تو آپ نے کہا۔ "نہیں" مسٹر محمد علی نے پریس کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ مشرقی بنگال کے انتخابات کے نتائج خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہوں۔ کیکن پاکستان کی سلامتی کو خطرہ میں ڈالنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے یہ بیان اس وقت دیا جب ان کی توجہ برطانیہ کے ایک اخبار کے تبصرے کی طرف دلائی گئی۔ جس میں کہا گیا تھا۔ کہ مشرقی بنگال کے انتخابات کے نتائج کی وجہ سے پاکستان کی سلامتی خطرہ میں پڑ جائے گی۔ مسٹر محمد علی نے جو اپنے چوتھے انتخابی دورے میں ستر میں سے چودہ اضلاع کا دورہ مکمل کر چکے ہیں کہا کہ لیگ کی کامیابی کا امکانات بہت روشن ہیں۔ انہوں نے تمام سیاسی جماعتوں اور ان کے کارکنوں سے اپیل کی۔ کہ وہ پولنگ کے دوران بد امنی نہ ہونے دیں۔

مسٹر محمد علی نے کہا۔ کہ پولنگ کے دوران امن قائم رکھنا بہت ضروری ہے۔ تاکہ ہر شخص بغیر کسی رکاوٹ کے اپنا حق رائے دہندگی استعمال کر سکے۔ وزیر اعظم نے سرکاری افسروں کو مشورہ دیا۔ کہ وہ انتخابات میں مکمل غیر جانبداری سے کام کریں۔ انہوں نے کہا۔ کہ جس افسر نے اس سلسلے میں جانبداری کا ثبوت دیا۔ اس کو سخت سزا دی جائے گی۔ جب ان سے صوبے میں عام گرفتاریوں کے متعلق سوال کیا گیا۔ تو وزیر اعظم نے کہا۔ کہ یہ گرفتاریاں ناگزیر ضروری تھیں۔ تاکہ انتخابات آزادانہ اور منصفانہ طریقے سے کرائے جا سکیں۔ حکومت کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ ایسے لوگوں پر پابندی لگائے جو غنڈہ گردی کرتے ہیں۔ اور انتخابی جلسوں میں فسادات کراتے ہیں جب کہ ان کی توجہ بارلیسال کے گرفتار شدہ مسلم لیگی لیڈروں کی طرف دلائی گئی۔ جن کو ضمانت پر رہا بھی نہیں کیا گیا۔ تو وزیر اعظم نے کہا۔ کہ مجھے اس کا کوئی علم نہیں۔ لیکن حکومت کے احکامات یہ ہیں۔ کہ گڑبڑ کرنے والوں کے خلاف خواہ وہ کسی جماعت سے بھی تعلق رکھتے ہوں سخت کاروائی کی جائے۔

آئرلینڈ پارلیمنٹ کے عام انتخابات

ڈبلن ۵ مارچ :۔ آئرلینڈ کے وزیر اعظم مسٹر ڈی ویلرا نے اعلان کیا ہے۔ کہ بہت جلد آئرش پارلیمنٹ کے عام انتخابات کرائے جائیں گے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ اعلان اس وجہ سے کیا گیا ہے۔ کیونکہ برسر اقتدار جماعت کو دو ضمنی انتخابات میں شکست ہو گئی۔

شاہ فیصل والی عراق حیدرآباد آئیں گے

حیدرآباد :۔ عراق کے شاہ فیصل پاکستان کی مرکزی اور سندھ صوبائی کابینہ کے بعد حیدرآباد تشریف آئیں گے اس کے ساتھ ہی باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ شاہ کوٹڑی بیراج اور لطیف آباد کا معائنہ کریں گے۔ سندھ کے قدیم حکمرانوں کی نادر یادگاریں بھی مہمان بادشاہ کو دکھائی جائینگی

امداد کی وجہ سے توازن طاقت نہیں بگڑا

لندن ۴ مارچ :۔ آج "مانچسٹر گارڈین" نے اپنے لندن کورسپانڈنس کے کالم میں لکھا ہے۔

"جب سے ہندوستان اور پاکستان کو آزادی حاصل ہوئی ہے اس کے بعد برطانیہ میں جو بھی حکومت قائم ہوئی اس میں ان میں سے کسی کو بھی ترجیح نہیں دی۔ لیکن ہندوستان اور پاکستان کے درمیان حال میں پاکستان کیلئے امریکی فوجی امداد اور ترکی و پاکستان کے باہمی حفاظتی انتظامات کے بارے میں جو تنازعہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس کے متعلق حکومت برطانیہ اپنی رائے ظاہر کرنے پر مجبور ہے۔ کہ ہندوستان کا طرز عمل درست نہیں ہے۔

یہاں کی حکومت کا عمومی طور پر تو یہ خیال ہے۔ کہ مسٹر نہرو دوسری خود مختار مملکتوں کے اعمال و افعال کے بارے میں ویٹو استعمال کرنا اپنا حق نہ سمجھیں۔ اور خصوصی طور پر یہ کہتی ہے۔ کہ پاکستان کی کسی تجویز سے نہ تو ہندوستان کی سلامتی کے لئے کوئی خطرہ ہے اور نہ توازن طاقت کے اس طرح بگڑنے کا اندیشہ ہے جس سے ہندوستان کو کوئی نقصان پہنچے۔

اخبار مذکور آگے چل کر لکھتا ہے۔ امریکہ پاکستان کو فوجی امداد دے گا۔ اس کی مقدار باقاعدہ طور پر طے نہیں ہوئی ہے۔ لیکن حکومت برطانیہ کو پورا یقین ہے۔ کہ اس کی مجموعی مالیت ۲۰ کروڑ ڈالر کی رقم سے ضرور کم ہوگی جو ہندوستان کو امریکہ سے بطور امداد ملی ہے۔ یہ صحیح ہے۔ کہ ہندوستان نے براہ راست فوجی امداد حاصل نہیں کی۔ لیکن برطانوی حکومت کا کہنا ہے۔ کہ اس طرح یہ ممکن ہو گیا ہے۔ کہ حکومت ہند اگر چاہے تو اتنا ہی روپیہ دفاع پر خرچ کرے۔

ویٹ منہہ فوجوں نے دس طیارے تباہ کر دیئے

سائیگان ۵ مارچ :۔ آج یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آج ویٹ منہہ کی فوجوں نے ہنوئی کے ہوائی اڈہ پر حملہ کر کے دس سامان بردار طیاروں کو تباہ کر دیا۔

سلطان الاطرش اردن سے شام پہنچ جائیں گے

عمان ۵ مارچ :۔ شام کی جنگجو پہاڑی قبیلے دروز کے لیڈر سلطان اطرش پاشا چار دن میں بنا گزیں تھے۔ اتوار کو شام چلے جائیں گے۔ اردن کے وزیر انصاف بہجت طلہونی نے بتایا ہے کہ سلطان اور اس کے ۵۰ ساتھی گذشتہ ماہ شیشکلی کے خلاف فوجی بغاوت کے دوران بھاگ کر اردن آ گئے تھے۔

مصر میں نجیب اور ناصر کے تعلقات ابھی تک بہت کشیدہ ہیں!

روم ۵ مارچ :۔ مصر کے وزیر اعظم جنرل عبدالناصر نے اعلان کیا ہے کہ اب جنرل نجیب مصری فوجی انقلاب کی نمائندگی نہیں کریں گے۔ وہ صرف جمہوریہ مصر کے صدر رہیں۔ اور اس لحاظ سے ان کے اختیارات بھی محدود ہیں جمال ناصر نے اٹلی کے اخبار "میسگرو" کے نامہ نگار مقیم قاہرہ کو ایک ملاقات میں بتایا کہ جنرل نجیب اگرچاہیں۔ تو فوجی انقلابی کونسل کے جلسوں میں شرکت کر سکتے ہیں۔ لیکن وہ کونسل کے باقاعدہ ممبر نہیں رہے۔ اور نہ ہی وہ کونسل کے جلسوں میں ووٹ دے سکتے ہیں۔ جمال ناصر نے کہا کہ جس طرح فرانس کے صدر کے اختیارات محدود ہیں۔ اسی طرح جنرل نجیب بھی ایک پارلیمانی جمہوریہ کے صدر کی حیثیت سے کام کریں گے۔ اور مملکت کے اعلیٰ ترین حاکمیت صرف کونسل کے پاس ہوگی۔ جمال ناصر نے بتایا۔ کہ انقلابی کونسل گذشتہ ۸ ماہ سے دستور ساز اسمبلی قائم کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ اس دستور ساز اسمبلی میں ہر مکتب خیال کے لوگ شامل ہوں گے۔ انقلابی کونسل، اس اسمبلی کے ممبروں کو نامزد کرے گی۔ ناصر نے کہا۔ ہمارا مقصد یہ ہے۔ کہ دیگر سیاسی جماعتوں میں گذشتہ بدکردار حکومتوں کے جو اثرات باقی ہیں۔ ان کو اکھاڑ پھینکا جائے۔ اس کے علاوہ ہم عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کی بھی پوری کوشش کر رہے ہیں۔

ادھر قاہرہ سے رائیٹر نے خبر دی ہے۔ کہ اگرچہ جنرل نجیب کو دوبارہ برسر اقتدار آئے ہوئے صرف ایک ہی ہفتہ گذرا ہے۔ یہاں یہ یقین ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ مصر میں کچھ اور واقعات ہونے والے ہیں۔ اگرچہ قاہرہ میں مکمل خاموشی ہے۔ مگر شہر میں ایک پُراسرار کشیدگی پھیلی ہوئی ہے۔ جس سے یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ عنقریب کوئی غیر معمولی واقعہ ہونے والا ہے۔ یہاں یہ بھی خیال ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ ملک میں پارلیمانی حکومت قائم کرنے کا نظریہ بھی زور پکڑتا جا رہا ہے۔ جنرل نجیب نے دوبارہ صدر بننے کے بعد اس قسم کے نظریات کا اظہار کیا تھا۔ جنرل نجیب نے اس قسم کا خیال ظاہر کرنے سے پہلے یقیناً یہ دیکھ لیا ہوگا۔ کہ انہیں فوج اور عوام کی اکثریت کی حمایت حاصل ہے۔

نجیب کا بیان!

ایجنسی فرانس نے خبر دی ہے۔ کہ آج جنرل نجیب نے قاہرہ کی جامع مسجد میں نماز جمعہ کے بعد تقریر کرتے ہوئے مصریوں کو ہدایت کی۔ کہ وہ متحد ہو جائیں کیونکہ دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے مصریوں کے پاس اس سے بڑا اور کوئی ہتھیار نہیں۔ جنرل نجیب نے کہا۔ کہ ہمیں ان لوگوں کی افواہوں پر توجہ نہیں دینی چاہیئے۔ جو مقبوضہ طاقت کے دوست ہیں۔ اور ہمارے اتحاد کو ختم کر دینا چاہتے ہیں۔ جنرل نجیب نے انکشاف کیا کہ جب ان کے اور انقلابی کونسل کے درمیان تنازعہ پیدا ہو گیا تھا۔ تو اس وقت سوئز کی برطانوی فوج قاہرہ سے صرف پچیس میل کے فاصلہ پر تیار کھڑی تھی۔ اور اگر ہم لوگ اپنے تنازعے طے کرنے میں کامیاب نہ ہو جاتے۔ تو یہ برطانوی فوج ہم پر حملہ کر دیتی۔ جنرل نجیب نے کہا۔ کہ دنیا کے ہر ملک میں اختلاف رائے ہوتا ہے لیکن عقلمند لوگ وہی ہیں۔ جو اپنے ملک کی بہبودی کے لئے سرگرم عمل ہیں رہتے ہیں۔ جنرل نجیب کے ان الزامات

کا جواب دیتے ہوئے سوئز میں برطانوی فوج کے ایک ترجمان نے کہا۔ کہ برطانوی فوج حسب معمول جنگی مشقیں کر رہی تھیں۔ اور یہ فوج اس حد سے آگے نہیں گئی تھی۔ جو برطانوی اور مصری علاقوں کو الگ کرتی ہے

ٹریفک کنٹرول میں تبدیلی کا اعلان

کراچی ۵ مارچ۔ پولیس ٹریفک کنٹرول کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۶ و ۹ مارچ کو شاہ عراق کے استقبال کے سلسلے میں کئے جانے والے ریہرسل کے انتظامات میں تھوڑی سی تبدیلی کر دی گئی ہے۔ شاہی جلوس کنٹری کلب روڈ سے بندر روڈ ایکسٹنشن پر جانے کی بجائے ڈرگ روڈ سے کلیٹن روڈ اور انٹرنیشنل کانگرس روڈ پر آئے گا۔ یہ راستہ پونے دو بجے سے ۵ بجے شام تک ٹریفک کے لئے بند رہے گا۔ کراچی اور ملیر کے درمیان چلنے والی گاڑیاں اس عرصہ میں رکی رہیں گی۔ کیونکہ تمام راستے بند ہوں گے۔ جلوس کے فوراً بعد ٹریفک کی بحالی کے لئے کسی گاڑی کو جلوس کے راستے کی ٹرکوں کے راستے کو روکنے نہ دیا جائیگا۔ بلکہ واپس اس جگہ بھیجا جائیگا۔ جہاں سے وہ چلی تھی۔ چونکہ جلوس کے راستے کو پار کرنے کی اجازت نہ ہوگی اس لئے ڈرائیوروں کے لئے بہتر یہ ہوگا۔ کہ اپنی گاڑیاں پونے دو بجے سے پانچ بجے تک اسی جگہ ہی رکھیں جہاں وہ ہوں۔ اور سڑک پار کرنے کی کوشش نہ کریں۔

دو امریکی طلبا پاکستان آئیں گے

واشنگٹن ۵ مارچ۔ سفیر پاکستان سید امجد علی نے آج یہاں اعلان کیا۔ کہ پاکستان کے مقابلہ مضمون نویسی کے مشاورتی بورڈ نے مقابلہ میں جیتنے والوں کو منتخب کر لیا ہے۔ جن کے نام یہ ہیں :۔

(۱) مس سگرد جونیر لارلسن۔ توپیکا (کنساس) اور (۲) مائیکل گریڈی ووڈس۔ ٹیلر (ٹیکساس) یہ دونوں اوائل ماہ اپریل میں پاکستان کے ایک ۳۰ روزہ ہوائی دورہ پر روانہ ہوں گے۔ جس کے سارے مصارف پاکستان برداشت کریگا۔